



سرائیکی



ہر تھی فریداشادول مونجھاں کول نہ کر یادول

جھوکاں تھیں آبادول ایہا نیں نہ وہی ہک منی

مقامی رہنماؤں کے ساتھ ایک تصویر



بیاد: سید نذیر علی شاہ (مرحوم)



ترجمان: سرایتی ادبی مجلس

شمارہ نمبر ۲۵

جولائی اگست ستمبر ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۱

مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر اسلم ادیب

ڈاکٹر نصیر اللہ خاں ناصر

ادارت

سید دین محمد شاہ

نواز کاوش

محمد سلیم شہزاد

قادر مصطفیٰ خان

سرکولیشن مینیجر

اجمل ملک

تمام اشاعت: جھوک سرایتی بہاولپور

ت فی پرچہ ۱۵ روپے
سالانہ ۶۰ روپے

تندیر

۳	سرور البقرہ - قہر - سید دین محمد شاہ
۴	نعت شریف - پرولیسہ قاسم جلال
۵	گالہ بہار - سید دین محمد شاہ -
۷	نکعت برطرف (اُردو)
۱۰	کافی فہریدہ - ترجمہ عزیز الرحمن
۱۲	پستے گن - علامہ النجاشی قادری
۱۴	امرو سلیم ملکے النبی - برویسر دشت و سلا پٹوی
۲۳	رہنہ دیمیں نور - ارشاد تونسوی
۲۶	سرائیکی کتب خانے - ساجدہ علوی
۲۹	سرائیکی ثقافت - نواز کادش
۳۱	اکھ دا عذاب (افانہ) - بتول رحمانی
۳۶	سرائیکی دک گیت - سید اختر
۴۱	بُود غوہ - نقوی احمد پوری
۴۳	غزل - ہیرا خدر سوز
۴۴	غزل - مشتاق احمد تنویر
۴۵	بُود نظمیں - سلیم شہزاد
۴۶	سربس کھیل - صاحب چشتی
۴۷	دو مجھڑیں دچ اڈ دی ہونی بہ نظم - حسن عباسی

بسم الله الرحمن الرحيم

The Cow

البقرہ

الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل و
یفدون فی الارض۔ اولئک ہم الخسرون ۵ (۲۷)

Who break the covenant of Allah
after its confirmation and cut
asunder what Allah has ordered to
be joined, and make mischief in
the land, these it is that, are the
losers.

جیڑھے اللہ نال پکا اقرار کرن دے بعد پھر
دیندن اتے جیڑھے کم (رشتہ قرابت) دے
جڑے رکھن دا اللہ نے حکم ڈتے اوندی پرواہ
نی کریںدے، اتے زمین تے فساد کریںدن،
اہے لوک نقصان پھین۔



نعت

پروفیسر قاسم با

ہے ہر نبی دے لب تے بشارت حضور دی
منیٰ ہے ہر رسول، رسالت حضور دی

بات ہے ہر قدم تے اوں الشد دی رضا
کیتی ہے جیئں ہمیش اطاعت حضور دی

رہندا ہے کوئی ڈرتے ستندے نہ کوئی غم
وسدی ہے روح وچ بے محبت حضور دی

بکھدا ہے چند روانگ نبی شیخ دا ہر عمل
مینار سو جھلے دا ہے سیرت حضور دی

ڈینہہ رات اے جلال دے ہوٹھاں تے دھما
کرتے خدا نصیب شفاعت حضور دی

گالہ قہار

سرائیکی ادب ویلے دے نال پیر ملاتے ٹردا پے۔ نثر تے نظم
 دیاں معیاری کتاباں اُساڈے خواہاں دی تعبیر ہن۔ سرائیکی سہیب دے تخلیق کاراں
 دیاں تخلیقات کتابی صورت وچ تیزی نال چھپ تے سامنے آندے ہن جنہاں تے
 اُساں بجا طور تے مان کر سگدے ہیں۔ انہاں کتاباں وچ اُساڈا ادب۔ تاریخ
 تے ثقافتی ورثہ محفوظ تھیندا پے۔ مگر المیہ اے جو اجکو دور وچ کتاب
 پڑھن دا رواج ختم تھیندا دیندے۔ خاص طور تے سرائیکی کتاباں چھپن
 توں بعد قاریاں تک پہنچ گھٹ جھنچن۔ انہاں کتاباں دی حوصلہ افزائی
 نال مختلف اداریاں کول ترغیب ملی کہ او مزید کتاباں شائع کرن تے
 نویاں لکھتاں عام لوکاں تک پہنچ سگن اے اول صورت وچ ممکن
 ہے جو اُساں نویاں کتاباں زبان دی محبت دے سانگے پڑھوں تے
 ڈوجیاں کول دی ایندی ترغیب دیوں۔

امید ہے جو اُساں ایں فرض کو سچاؤ تے دیب دے
 ادب کول ودھارا دیسوں۔

سرائیکی باقاعدگی نال چھپدا پے۔ اُساڈی کوشش ہے جو ایں
 رسالے وچ معیاری تے تحقیقی تحریراں شامل کردن۔ اُساڈی منت ہے

جو اس بڑے ایس مشن کوں اگوں ودھاوٹ کتے اس بڑے بانہہ پہلی پڑ
اس کوں مشورے دیو۔ تحریراں بچھو تے رسالے دی حوصلہ افزائی
اس کوں تہا بڑے مشوریاں تے تحریراں دا انتظار رہی۔ ایس دفعہ
دی حاضری تاخیر ناں تعیندی ہی ہے۔ ایس دے کتے ساڈی
معذرت قبول کرو۔

تہا بڑا

نواز کاوش
مدیر سرائیکی



تکلف برطرف (اردو)

دین محمد شاہ

ہمارے ایک بہت ہی بے تکلف دوست 'شاعر بھی ہیں' ادیب محقق اور صحافی بھی بغیر "وارنگ" آرمیکے اور بے وقت۔ آپ تو جانتے ہیں کہ بے وقت کی تو راگنی بھی اچھی نہیں لگتی چہ جائیکہ بکھرے بالوں والا درماندہ شخص۔ خیر حسب حال تواضع کی 'سرکھپایا۔ پھر ہم میں طے یہ ٹھہرا کہ پریس کلب چلتے ہیں 'گپ شب' کا باقی ماندہ حصہ دیں 'چلو چلیں چنانچہ چل کھڑے ہوئے۔

چلتے چلتے جب چڑیا گھر کے قریب سے گذر ہوا تو درماندہ صاحب ایک دم ٹھسک گئے۔ 'اماں یار' آج چڑیا گھر میں رونق اور شور کچھ زیادہ نہیں؟ یہ اتنے بچے و بچے! خوب یاد آیا۔ بھی آج خواتین کا عالمی دن بھی تو ہے۔ خواتین کا عالمی دن منانے کے لیے چڑیا گھر سے زیادہ موزوں اور کوئی جگہ ہو سکتی ہے۔ خواتین اور بچے لازم و ملزوم، جبکہ بچے اور جانور بھی لازم و ملزوم، جمہی تو کچی جماعت کے قاعدے میں "مین سانپ" ش شیر'ہ سے ہاتھی وغیرہ ہمیشہ سے چل رہا ہے۔

درماندہ صاحب نے فرمایا چلو اندر چلتے ہیں۔ اللہ اللہ کرو بھائی۔ ہمارا اندر جانا کس وجہ سے؟ جواب ملا کہ اس دن کی مناسبت سے شاید کوئی مواد مل جائے۔ وجہ معقول تھی۔ سو ہم دونوں چڑیا گھر کی سیر کے لیے اندر چلے گئے۔ جھولے 'ہاتھی کی سیر' موت کا کنواں 'خورد و نوش کے شال' رنگ برنگی عجب عجب نظارے۔۔۔۔۔۔ ہر ایک بہت ہی عجیب نظارہ۔ سرکس والوں نے لیمپ لگایا ہوا تھا۔ ایک مسخروہ لوگوں کی توجہ مبذول کرانے کے لیے اپنے مخصوص انداز میں چلا رہا تھا "عجیب الخلقیت حسینہ۔ چہرہ عورت کا 'دھڑ پھل' کا۔۔۔ آئیے دیکھیںے پانچ روپے میں۔۔۔۔۔۔ شو شروع ہونے والا ہے۔ یہ سنتے ہی درماندہ صاحب پھر بدک کھڑے ہوئے۔ اب کیا مزید اندر جانے کا ارادہ ہے؟ ہاں یار اس عجیب الخلقیت حسینہ۔۔۔۔۔۔ میاں صاحب یہ سب چکر بازی ہے یہ تو مجھے معلوم ہے، کوئی بچہ نہیں ہوں۔ پھر بھی چلو ٹکٹ میں لے لیتا ہوں۔

کیوں دس روپے ضائع کرتے ہو ان احتمالہ باتوں میں اور وقت بھی ----- ابھی ہماری تکرار جاری تھی کہ مسخرے نے کہہ دیا کہ حینہ باتیں بھی کرتی ہے۔ یہ سنتے ہی درماندہ صاحب بچوں کی طرح مچلنے لگے۔ ہم نے چڑ کر کہا آخر آپ کو کیا دلچسپی ہے، کوئی تازہ غزل سنانی ہے؟ درماندہ صاحب نے ہمارے کان کے قریب ہوا راز دارانہ فرمایا، میں صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ عورت کہاں ختم ہوتی ہے اور مچھلی کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ اوہ --- درماندہ صاحب کہنی والے یہ راز کسی کو نہیں بتاتے۔ آپ کن چکروں میں پڑ گئے ہیں۔ چنانچہ ہم بمشکل آگے بڑھ پائے۔ پھر بھی آپ بڑبڑاتے رہے کہ مقامی انتظامیہ نے خواتین کے عالمی یوم کے موقع پر یہ تماشا دکھانے کی اجازت کیوں دی۔

چڑیا گھر سے نکل کر خیر سے ہم پریس کلب پہنچے۔ ساتھ ہی تو ہے۔ فی وی دیکھا۔ درجنوں قسم کے روزنامے، ہفت روزہ الٹ پلٹ کر ڈالے۔ چائے پی۔ کچھ آرام کیا۔ بس اٹھنے ہی والے تھے کہ درماندہ صاحب جیسے اچھل ہی پڑے۔ کیا ہوا میرے یار؟ یہ پڑھا آپ نے؟ یہ پڑھا؟ کیا؟ ہم نے اخبار ان سے لے لیا۔ درج تھا۔ وہاڑی میں ایک نو خیز دوشیزہ لڑکا بن گئی۔ ہاں ایسا ہوتا رہتا ہے ہم نے کہا۔ فرمانے لگے ہوتا تو رہتا ہے۔۔۔۔۔ مگر ہم کل چل کر دیکھیں گے، آپ میرے ساتھ کل وہاڑی جا سکتے ہیں؟ کیوں، کس لیے؟

یار اس لڑکی سے انٹرویو کرتے ہیں۔

لڑکی نہیں، لڑکا۔ اب تو وہ لڑکا ہے۔

ہاں ہاں وہی لڑکا۔ چلو اس سے ملکر دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ چند سوالات -----

خدا کے بندے ایکشن ری پلے کی گنجائش نہیں۔ اب وہاں کیا رکھا ہے۔ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ خوبو تھی، نو خیز تھی، بجا۔ مگر اب ہم آپ کو وہاں جانے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ نہیں یار چل کر دیکھتے ہیں۔ آیا۔۔۔۔۔

پھر وہی چل کر دیکھتے ہیں، وقت تو دیکھو شام ہو گئی ہے۔ اب تو گھر لوٹتے ہیں۔ کل کی کل سوچیں گے۔۔۔۔۔ اور درماندہ صاحب آپ کو پیش کی شکایت تھی۔ کیسی ہے آپ کی طبیعت؟ آہ یار، خوب یاد دلایا۔ پیش کا تو قدرے آرام ہے پرہیز کے طور پر سادہ غذا کھا رہا ہوں۔

سادہ غذا، پرہیز! آج کی آپ کی سادگی اور درماندگی۔ پرہیز۔۔۔۔۔ یہ کیا پیش کا منطقی نتیجہ تھا! میاں اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔

صحت کا، اللہ آپ کا بھلا کرے۔ میں تو گھر سے نکلا ہی ڈبل روٹی خریدنے تھا۔ کونسی ڈبل روٹی خریدنی چاہیے؟

پیش کے مریض کے لیے کوئی پویش ڈبل روٹی تو ابھار نہیں ہوئی پھر بھی ڈان بیڈ لے لیں۔ اچھی ہے۔ لذت بھی 'ذائقہ' بھی۔

بھئی 'آپ کے پاس کچھ پیسے ہیں؟ میں پیسے گھر بھول آیا ہوں۔
ج! یہ آج شام آپ کے کرتوت خالی جیب کے باوصف تھے!
پھوڑو مذاق 'کچھ رقم نکالو۔ بارہ روپے کافی ہیں۔
مذاق آپ کر رہے ہیں یا میں؟

ٹھیک ہے، اماں ہمارے ساتھ رہو گے تو یوں ہی مزے کدو گے۔ لذت بھی ذائقہ بھی۔ اور سب مفتوں

نٹ!

سرآئیکی

اپنے وطن کی زبان ہے۔
ایک زندہ زبان اسے زندہ رہنا
چاہیے۔ یہ ایک وسیع مضمون اور
چاروں صوبوں میں بولی سمجھی جانے
والی علاقائی زبان ہے۔ اندر عا ہے
کہ ہم اسے (سرآئیکی) فاسخ التحصیل
نوجوانوں کے لئے بیکچر شپ کی
آسامیاں پیدا کی جائیں تاکہ ایف
بی اے کلاسوں میں سرآئیکی (رختیاری)
مضمون کی تدریس ہو سکے۔

کلام فرید (کافی)

پیشکش - سید دین محمد شاہ

اردو

سرائیکی

یہاں میں قسمت کی ماری ہوئی جان بلب
ہوں 'مر رہی ہوں اور وہ (میرا محبوب) تو ملک
عرب میں خوشی سے براجمان ہے خوش بستار
ہر وقت محبوب کا انتظار ہے۔ برباد خالی سینے
میں انتظار کا نیزہ (برچھا) لگا ہوا ہے۔ دکھی دل
کو یہی ڈھارس لگی ہوئی ہے کہ اس میں تمام
درد و الم اکٹھے ہو گئے ہیں۔

اتھاں میں نشتر ہی جند جان بلب
او تاں خوش وسدا وچ ملک عرب
ہر ویلے یار دی تاگھ بگی
سوچے سینے سک دی سانگ بگی
ڈکھی دلڑی دے ہتھ تاگھ بگی
تھے مل مل سول سولے سب

میں سوختہ جگر جو گن بن کر (محبوب کی تلاش
میں) ہر طرف پھرتی ہوں۔ کبھی ہندوستان
کبھی سندھ، کبھی پنجاب اور مارواڑ میں پھرتی
ہوں۔ کبھی شہر کے بازاروں میں کبھی دیروں
اور صحراؤں میں اس لیے پھرتی ہوں کہ شاید
کسی جگہ اور کسی حیلہ سے دوست مل جائے

تتی تھی جو گن چودھار پھراں
ہند 'سندھ' پنجاب تے ماڑ پھراں
سوچے بار تے شہر بازار پھراں
مٹاں یار ملے کہیں سانگ سب

جس دن سے مجھے عشق کے شیر نے زخمی کیا
 ہے اور دکھ درد کے ناخن نیش مارے ہیں
 اسی دن سے عیش عشرت گھٹ گئے جوانی کا
 جوش خروش دور ہو گئے ہیں سکھ چین (کا
 درخت) جل گیا اور مسرت و خوشی کی زندگی کو
 موت آگئی

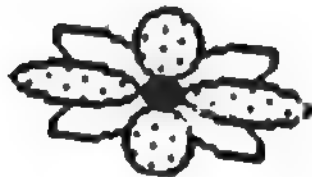
ہیں پٹھان دا پٹھان دے شہنشاہ
 جی نیش پڑکھادی عیش گھنیا
 سب جوہن جوش خروش گھنیا
 سکھ سڑ گئے مر گئی طرح طرح

اگرچہ تیری محبت کی راہ میں دھکے کھا رہی
 ہوں۔ مگر تیرے نام پر مفت کی ہوئی ہوں۔
 تیرے کینروں کی کنیز ہوں۔ بلکہ تیرے
 دروازے کے کتوں کا بھی ادب کرتی ہوں۔

توڑے دھکڑے دھوڑے کھاندی ہاں
 پیڑے نام توں مفت وکانڈی ہاں
 پیڑی پانڈیاں دی میں باندڑی ہاں
 ہے در دیاں کتیاں نال ادب

سبحان اللہ اے محبوب حسین پیارا خیر خواہ ملیح
 عربی، حجازی ذرا اپنے فرید کا بیت الحزن آکر ملا
 خطہ کر۔ اے تو ازل سے تیری طلب اور
 انتظار ہے

واہ سوہٹاں ڈھولن یار بچن
 واہ سائل ہوت حجاز وطن
 آ پڑیکھ فرید دا بیت حزن
 ہم روز ازل دی تاگھ طلب



پچھے گن

علامہ اللہ بخش قادری

حال گھندے سے تال آنے بھرا کنوں اکری پھکری غزری و ہانی پچھدے سے رُہ
 رنگوسی مال ڈانڈھا، دکان دیوان، گھوڑیاں پہیڑیاں، اہلی باہنے، اہل پتہ وہ درتے خیر شاہ
 خیر ولا ولا بہہ اکیسوں پی مڑائی خیر؟ اساڈیاں زنائیاں وی حال حوالہ پر زل
 بہندن، دہیزمی پچھ پچھے مہمان دی گالہ کون ٹنگ تے جو آبا تیبڈے گھر آمیند ہن
 کیا ڈیکھاں بنیا، خیر خوشی مال دیا بیٹھی جا کیناں، کیا جایا، مس آبا ڈس ہاں ہتھ پر
 لہرے ہے نہیں، مہمان دے مونہوں پتھر دا لفظ نکلا و بچتے دل سارے اکھن
 شخراے شخراے مبار خاں تھیون پیٹھی دودھ پئی اے، بندہ دے تے نالواں
 تال چڑھ گیا۔ ادا بازیں تے کھویں دا مل کہیں نہی بھریا۔

ولا اودھ رات گذر ویسے حال نہ نکسے، کھوے حقے بیٹھن ساں
 تے کہیں دے مونہوں اے تال نہ نہتھا جو ادا بڈھری بڈھری دا کیا حال اے
 بھڑہن یا کڈا ہن ماسہ کڈا ہن تولہ ان؟ مایو جیڑے منڈھ ان اوڈے لگا
 ہووے تال پچھن وی سہی، جیڑھا منڈھ کون چھوڑتے پاند کون چھوڑے او منڈھ
 بے استاد اے، دل کو دنائی ڈیکھو اساڈی جو ہتھ چھوڑتے ارکان دودھ چلیندا
 مایو جیڑھا بھاجی خُدا اے مباری پالک اے اساڈے اُنہاں کون و سار ڈیون، بات
 سب کچھ یاد رہے دڈی غفلت اے جیندی معافی کوئی نہیں، وقظی دیک الہ
 لَا تُعْبَدُوا إِلَّا آيَاةُ وَيَا لَوَالِدِيتِ احسانا۔ اللہ دا ذکر تال موہرا پر آیا کھوے دلا

خدا دے بعد کہیں اور جہاں سے، یا اکیسویں کہیں وہ ذکر کرے جہاں تان، ما پورہ واکرتے جہاں پال
پس تے جوان کیتا جیکراں او نہ ہوں تان کاں ای اکیسویں کدھتے کھا وینے۔ اے
تان ہک ہک پل دی غفلت چاکرتن تان کتا کتا کھا وینے وائے سے بلائیں کھڑیاں، اسادی
بوں نانچے، ما جیکراں آپ اپنی سکھ جاتے اسال پتیں ہوئیں کوں ناں کھڑی سمہا دے
تان کہیں ہال دی وڈھک ناں تھیوے۔ ما آپ ساری رات اکیسویں آپ ناں کئے
تان اسادی سند رکھاں پوری تھیوے۔

(۲) بلیٹن دی سند رالہ امان ڈیوے پہاڑ جیڈی رات ہووے تان دی پوری
نہیں ولدی، ہفیم واکشاں لاتے سمھاؤ، پلوٹریں وچ ہدھتے سمھاؤ، پوست دے
ڈوڈے کوں کھیر دی سپتی وچ مندرہ تے چا پلو تان دی جتے تائیں مادا پاک سینہ این
مٹوم دے ناں نہ رل پوسے چین تان اوسے مادی سند حرام اے، بیٹھی اے شادی
اکھ ہال ڈو دید پکائی کھدی اے چنگے بھلے ہال کوں چھوڑتے کہیں ویندی تے جیکراں
کوسے تب کوں شدہ تمبا پیا ہووے تان اوس و بھلے مادا تو کھلا ڈیکھو سرے ناں
جیسے ڈنگی ڈوڑی ہئی تھیسے، قربان ہئی تھیسے، اللہ کنوں امان ہئی منگے، وڈیریں
تے سیائیں مائیں کنوں ٹونہٹے تھیسے، پیر سورجیسے بیٹھی دما منگے، اللہ سیال ہندلا
ڈو تان بش چاتیں تاد دے ہتھ ڈور اے، اتھائیں تان نئی سیں فرمایا ہا تھیں
وائے پچھیا ہا، ما وحق ڈھیر اے پیو دا، تھرے دفعہ پچھدا رہ گیا، حضور فلا فلا اکھیند
رہ گے، مادا، مادا، مادا، چوتھے دفعہ پچھن تے ونج اکھیونے جوہن پیو دا حق اے داہ
انصاف کیتے نہیں قربان و پنجیجے،

(۳) آوہن پیو دا پورھیا دی ڈیکھو، مٹی تے مزدوری کمریندے، ٹوکری چا جاتے
سر دے وال لہر گن او گھرے مارتے کتھ تے کتے کھڈے سرویر مارتے چار کوڈاں اوس
مزدور کوں جتیں حرام جو کتھا ہیں چوں پیس دی شے چا کھاوے، مٹھ کھٹی تے، پیٹ کوں
کسبی، رات کوں چھکا ہدھس چا جو ملیے ہڑچا ہدھس وگ چار کتھ رس گھر پئے تے ہال
تے گھول تے وال دے پیریں تے کماٹی چار کتھ اس بھلا تھیوی غرض سوائی کہ میں ٹوکرا ساڈا

لال سلامت تاں اتساں لیتے مروے ! بہرتے پودے چاتے دیچے ، ریڑھی دلاتے دستہ دی
 ہنٹی چوڑ چھٹی ہک گاہک آیا تاں وی روزی کھنٹی ، اہل وادے ، پودہ دی رات کول پانی
 لاوے ، اہڑوے گاہ گہا دے جو ہنٹی پودے گھراتے ، اچھا من گہدھا پیو امیراے سیں !
 خداوند اے ، کھیسکھاں روپیہ دیان ہے نس ، حاشیاں چیل کول ہڈھی دے ، اینویں پا
 سمجھو جو تخت مغلیہ دامانک اے ، بابر بادشاہ تاں اس پتھر لاغر بیمار اے ہمالیوں
 بادشاہ کھٹے تے ستاپے حکیم جناب ڈے گن اکھٹی لے پیو ست پھیرے کھڑے
 دے چودھار پھریے شوداتے دے سنگیوس ، اوسو نہٹاں الشدہ ! ایں پردیسی
 بادشاہ ہاں ، میڈی مغلیہ سل کول ودھائی تاں تہ ڈٹیں ناں ، ہمالیوں کو جیوا چا میکو آپنے
 کول سڈ چا ، بابر ٹر گیا ، ہمالیوں اکھٹی بیٹھا ، سڈا ہوں تاں خدا دے نہی دافران اے
 جو خدا دی کاڈ ، پیو دی کاڈ ارج تے خدا دی رضا پیو دی رضا پچ اے ۔ !

آپٹریں "سڑیکی" محلے دے خریدار بنٹاؤ ،

تاں جو اے پیغام گھر گھر پچے !

(ادارہ)

ڈاکٹر سلیم ملک دے انشائیے

دلشاد کھانچوی

ادب دیان نثری اصناف وچوں انشائیہ نگاراں دے انشائیے پڑھن دے بعد ایندی ہیئت یعنی شکل صورت دے متعلق ایویں لکدے جیویں جو ایہ کوئی پھندڑیاں والی کوئی سونہری جہی ٹوپی ہے جیکوں ہر شوقین بال چھک مک تے آپڑیں سرتے فٹ کر گھنے تے خوشی مناوے۔ تے ڈیکھن والیاں کوں وی کھلوا چھوڑے۔ مزے دی گالہ ایہ ہے جو اس قسم دی ٹوپی کھلی ہووے یا سوڑی، سدھی ہووے یا پھنڈی، ہر حالت وچ پاؤن والا ٹوپی کوں ٹوپی آہدے۔ سماں کنوں وی اکھویندے۔

نثری ادب دی ایہ صنف بہوں دیہار ہے بلکہ ساری دی ساری نقش نگار ہے۔ ہر پڑھن والے یا سرن والے کوں تازگی تے کشادگی ملدی ہے بلکہ اچھے شخص دے دل دریا وچ خوشیاں تے خواہشاں دیاں لراں و ہن تے دگن لگ پوندن۔ اوندے دماغ دے/سونہڑس باغ دو رنگاں تے خوشبو آں دیاں ماکیاں کھن دیندن، ہانہ فراخ تھی ویندے، اکھیں ٹھرویندن تے پڑھن والا یا سرن والا کجھ دیر کیسے کہ نویں ترنگ وچ آ ویندے جیویں جو اوں کوں نویں شے بھ پی ہووے۔

ڈاکٹر سلیم ملک سدھا سادہ بندہ ہے۔ ٹیپ ٹاپ تے پھوت پھات کنوں ہک پاسے تھی تے رہندے۔ اوندے اندر ہک چنگے شہری وانگوں علم تے ادب دے خزانے ہن۔ مادری زبان تے قومی زبان اتے ہک غیر ملکی زبان انگریزی دا علم اوندے اندر ہے۔ انشائیے انھاں دی لکھن تے او وی سرائیکی جہی سونہڑس تے سوادہ زبان وچ لکھن۔ میں انھاں دی انشائیہ نگاری دے متعلق کہیں جا ایہ رائے ڈتی ہئی جو او انشائیے لکھدے کائے نہیں انشائیے انھاں توں کھج ویندن۔ پر میڈی ایہ رائے اتھائیں مک یا رک نہیں گئی۔ آگوں تے ودھدی تے در حکدی ویندی ہے۔

ڈاکٹر سلیم ملک دستی راجن پور خورد و اجودا جے ایہ خلع رحیم یار خان دی دستی ہے تے ہک عام دستی جی ہے۔ کوئی غیر معمولی کائے نیں۔ ایں سمجھو جو سرائیکی علاقے دیاں عام دستیاں وچوں ہک ہے تے اونٹنیاں وانگیں ہے۔ ماحول، بندے بندیاں دیاں محبتاں، مجلساں، برائے وغیرہ سب کچھ ہکو جیما ہے تے کی دستی دا گدے پر بیہڑے ویلے میں ڈاکٹر سلیم ملک کون ڈیکھاں تے انھاں دیاں گالھیں سڑواں تاں سمجھاں جو لفظی ناں آپڑیں دستی وچ جھپے بلکہ ایں غلطی دا ازالہ وی کر گدے کیوں جو او ہن ذہنی تے جسمانی طورے بھاول پور وادھی چکے۔ ہک شہری بن چکے۔

وڈی گالہ ایہ ہے جو ڈاکٹر سلیم ملک آپڑیں ابتدائی عمر وچ دستی وچ چھڑا رہا دی نہیں بلکہ دستی دا بڑ تے رہے۔ انھیں پٹ تے رہے تے کن کھول کے رہے۔ دستی دیاں ساریاں شیش، ساریں گالھیں ساریاں ہندیاں کون آپڑیں دماغ دے کمپیوٹر وچ INPUT کریندا رہے یعنی یہ لیندا رہے۔

ایہ ہک وڈا المیہ ہووے ہا جیکر ڈاکٹر سلیم ملک ایہ سب کچھ آپڑیں دماغ دے کمپیوٹر وچ سانجھی رکھے ہا تے اساکوں آپڑیں عنایتاں کون محروم رکھے ہا۔ ایہ اساڈے اتے انھاں دی وڈی مہربانی تے کرم نوازی ہے جو انھاں انھاں ساریاں شیش تے گالھیں کون انھاں دیاں لذتاں سمیت، تے ساریاں ہندیاں کون مع انھاں دیکرداراں دے آپڑیں دماغ دے کمپیوٹر وچوں کڈھ تے، تے چھوڑ تے اساڈے سامنڑیں گھن آئے۔ نہ تاں انھاں دی کتاب نظر آوے ہا تے نہ انھاں دے دماغ دا کمپیوٹر اساڈے ہتھ آوے ہا۔ ہن تاں بس کتاب کھولو انھاں دیاں مزے مزے دیاں اشیائی گالھیں پڑھو۔

ڈاکٹر سلیم ملک دی ایہ ہک وڈی خوبی ہے جو انھاں دستی تے دستی دے وسیب دا گہرا مطالعہ کیتی رکھے تے اتھوں دی ثقافت کون غور ناں ڈٹھے تے ذہن وچ رکھی رکھیے بلکہ اوکوں محفوظ کرن تے ہمیشہ زندہ رکھن دی کوشش وی کیتی ہے۔

انھاں وسیب دی ہک ہک گالہ کون تک سک کون سانجھے تے دل ہک نویں ڈھنگ ناں تے نویں رنگ وچ یعنی انشائی انداز وچ تحریر وچ گھن آئے۔

انھاں خود دستی دے لوکاں کون شعور وی ڈتے۔ انھاں وچ جزبات وی پیدا کیسن تے انھاں کون بگاڑی وی ہے۔ انھاں خود آپڑیں انشایان دی کتاب ”جھار دے ساگ وچ انھاں گالھیں دا بہوں مختصر پر مکمل تے جامع حوالہ وی ڈتے کچھ سطران ملاحظہ ہوں۔

”مہذا جتھاں دا لگے میں ایں تل دے دکھ سکھ وندیم۔ انھاں دی حیاتی دے قسے عجیبکمہ تے سرائیکی
وہ ویب کوں بھیجا کیسم“

مہمانداری اساڈے وسیب دا ہک خاصہ ہے۔ ابدے وچ اساڈا ظلم وی ہے۔ سک حب دا اظہار وی
ہے تے سکوت دا رنگ وی نظروے بلکہ اساڈیاں رساں ریتاں وچ دی ایکوں گھڑیا ویندے۔ ہر حال مہمانداری
دا ہک ادھ نقشہ ایہ وی ڈیکھو۔

”مہمان اساڈے گھر لنگھ آئدن تے انھاں دا کئی کئی ڈیہاڑے ایڈے گھر کنوں بچن توں روح نہیں
تھیندا۔ تے ہن ساگوں ایڈا گھر وچ بہن کوں دل نہیں کریندا۔ سیاڑے اہن ہک ڈینہ مہمان ڈو ڈینہ مہمان
زبھے ڈینہ ہائی ایمان پر اسان کئے پندرہاں ڈینہ توں گھٹ انھاں دی مونجھ نہیں ملدی۔ گلے نہ آسن ڈال مڑس
دی سکھس نہ ٹرسن بالیں دا لھر ٹال لئی آسن۔“

آپڑیں مہمان دی حب سک دی گالہ ڈاکٹر سلیم ملک ایہ سوکیندن۔

”اساں سوچے ہن سال بالیں دیاں چھیاں تہاں کئے گزار آوں۔ بال کٹھے کھیڈن تاں ہک بے دے
ہو میں تھی و۔ سن۔ زنانیاں رل مل رہن تے خوش پیاں تھیں تے آپاں وت پرائیاں بندیاں بیسوں۔ چھل
را حال بہہ وندیسوں“

وٹے شے دی شادی اساڈے وسیب وچ عام ہے۔ بلکہ رواج بن گیا ہے۔ دھی دا وٹہ دھی والے ضرور
گھن تے رہندن۔ اچی ہک مثال ڈاکٹر سلیم دی زبانی سن کھیسو۔ دھی دا وٹہ ڈیون والا آپڑیں معاملے دی آپ
کیوں وکالت کریندے تے کیا فیصلہ کریندے۔

”واہ سیس واہ! میں دھی جی کھنڈ کھیر شے ایویں بھواں شال۔ میں اج آپڑیں وال تلوں ڈے ہماں کل
کوں کوئی اچ جھک تھی پودے تام میڈے ہتھ کچے پے ہوں نہ سیس نہ! میں وٹہ ضرور گھنساں۔ برادری اکھیا
اچھا جوان توں گھن وٹہ۔ پر ایہ ڈس کینہ واسطے کھیس؟ تہذا نہ پتر نہ۔ صریحاً تہڈے گھرتاں کوئی نہ پکھی
کئے نہیں۔ ایہہ ڈتے (دھی والے) گال مکا چھوڑی۔ میں آپ پرینداں! آخر پرٹالا اتھائیں آ گیا۔ کروڑ
دی منڈھی ایہہ ڈے گڈیاں کھیڈدی چھو کری ٹال (وٹے دی) شادی کرتے اوکوں گھر گھن آیا۔ کنوار اوندیں
دھیرن توں وی چھوٹی ہئی پر کیا کرتے وٹے دا جو ہا ایویں تاں بنزنا ہے۔“

اساڈے وسیب دا اکھان ہے جو ہک بھاندا انھیں زوجہ سویر آہندے۔ ابدی تشریح کریندے ہوئیں
ڈاکٹر سلیم ملک کیا خوب آکھئے۔

”وہر آہن والے آہنیاں کیاں تے کزوریاں زہان دے زور نال پوریاں کریدن۔ آہنیاں خیر خواہی
تے عزیزت داری (سکوت) دے قصیدے پڑھن تے ایجے افسانے گزیدن جو رات کو، دینہ بنڑا چھوڑیدن۔
ایوہں نلے دے، وائھاں تو دھیل جھن بلی تے یگا۔ کاسیڈا بیا کوئی جایا نہیں پر بلی گالہ حق دی ہے جو ایہ لوگ
مل مل تے تاں پڑے پھاڑ دین۔ پر نکر دی صلاح نہیں مرندے۔ سیاڑے ج آہن جو بک بھاندا نہیں ڈوہا
آسور بہندے۔“

ڈاکٹر سلیم ملک آہنیاں وسیب کنوں باہر نہیں ویندا تے معمولی جی گالہ یا موضوع کوں گھڑ گھڑتے خوب
نہیں دے تے گالہ وچوں گالہ کڈھن دا ہنر ورہندے۔ غیر ملک وچ وچ تے لوگ روپیہ کما آئدے۔ ایں گالہ دا
سارا گھن تے کیوں نرے۔ اتے انشائیے دی خوشبو کھنڈے۔

”اساے وسیب وچوں پہلے تاں کوئی شخص آہنیاں تہہ شہید وطن باہر ویندا وی نہ ہا پر ہن معاملہ بیا تھی
کئے۔ روپ پیسے، لالچ وچ اکثر نوک باہر ویندے رہندے۔ اتھاں وچ تے کماندن تے کفایت گنجائش نال خرچ
کریدن تے بچت کر کے گھر، مہیندن تے کھر والے اوں رقم نال کیا کریدن، ایکوں انشائیے دے رنگ وچ ذری
ڈیکھو۔

”پچھلے دینہ ڈیوائے نال عجب نھن۔ اوندا ننڈھا پتر سعودیہ وچ پیسہ بیا کھیندے۔ کوئی تاں وت ایہ دی
اہل جو، حرمیں، بی مال ذکوہ وی گھدی رکھدے۔ تے سیستیں دے درتے کھڑتے نمازیں کنوں پندا وی ہے۔
کوڑج اللہ کوں۔ پر بلی پیسہ اوں تے مینہ آنگوں پیا ویندے۔ ہن چندر دی ڈو جھی کوں پیسے دی پوری جمل
پٹھی ہس تے اکھوا، محس ”ابا انھاں کوں کتھائیں کم چالا!“

اتی رقم جمہولی وچ پا کے دیوا، سوچاں وچ پنے گیا جو کیا کرے۔ فکر کھاندی ویندی ہس جو کتھاں ایہا
پسیاں والی حواز کچاری وچ کڈھ بیٹھے، ول تا ایہ ڈیوے تے بندہ گھنے۔

ڈاکٹر سلیم ملک کوں صلاحیں دیون دی گالہ یاد آندی ہے تاں موقع تھ وچوں نہیں وئجن ڈیندا۔ ڈیکھو
جو کیوں کیوں صلاحیں دی بہار لا دیندے تے مزہ آویندے۔ تسن دی سرو۔

”صلاحیں دیون دا جو موقع ملیا تاں اہل کھل ویندی ہے۔ کہیں آکھیں پھٹیں دا وپار کر، کہیں آکھے
، حوڑ پچائی، دی نئی چاٹول، بیس آکھیں، میڈاں رکھ، کہیں آکھے بکریاں پال، کہیں زمین دا پارہ، دھارن دی
صلاح ڈتی ہے کہیں گھر کوں نواں کور بنواون دی نصیحت کہتی ہے۔ فشی نور مند شروچ پاٹ گھن سنن دا
مشورہ ڈتے۔ ماسٹر حمید پرائز بانڈ گھن دی صلاح ڈتی ہے۔ پر مولوی صاحب نے چھنڈک ڈتے جو ایہ شرما

دے غلاف ہے۔ مائے گانور نے دھی دے ڈانج واسطے ہمد گھر ہن ہنڑاؤں تے زور ڈتے تے نہیں
 ہر نہ تھی۔ سونے کون ڈیسوں ڈیہ بھالگدی ویدی ہے ہن موقع ای کوئی عمل بدہ چا "اللہ ڈیوایا صلاحیں
 دے ایس ہنڑ وچ دیرا تھیا ودا ہووے تے کوئی ذگ نہ بھیس جو کیشہ دے کم وچ ہتھ پاوے تے کمری ذات
 مڈاوے۔ آخر ایہ رائد ایس کی جو اوہا رقم اونڈے ماسٹر لباس لاتے گھن گمدی ایس ایہ ڈیوائے کون صلاحیں
 ڈیہن آلیں دے ڈیوے آوسمن۔ "سرائیکی وسیب وچ بسوں قسم دے ہنڑاں رواج پاتا ہوئے اولی پاسے وی اسادا
 وسیب حک آپڑیں دھج وچ رکھیندے۔ ایس سلسلے وچ ڈاکٹر سلیم ملک شاعری دے ہنڑ دے حوالے نال اج دے
 شاعر دے متعلق وی خوب گالہ کریندے تے انوکھا اسلوب وی اختیار کریندے ذرا ملاحظہ ہووے۔

"اونویں تیار لوکیں ہر کم کون سوکھا ہنڑا کھدے اونکوں نیڑن دے سورتے کڈھ کھدے نے پر جیہڑ
 ملک شاعری نال کیسے نے او اصلوں دکھرا ہے۔ اج کل تاں جیہیں کون ڈیکھو اوہو شاعر ہنڑا دے۔ اج کل
 دے شاعر قافیں دے آگوں ہتھ چاہد میندن 'ردیفیں کون' نیسمکیاں مرویندن 'لفظیں کون' قطار وچ کھڑا کر ڈیندن
 تے بحرں دیاں کنوڑیاں چا چڑھ ویندن۔ نہ کوئی خیال' نہ کوئی مضمون' نہ زبان نہ بیان' نہ اثر' نہ تاثر' نہ
 موسیقی' نہ چاشنی' نہ سوز' نہ گداز' تے انھاں وی غزل تیارے۔ سماعت فرماو تے آپڑیں سمیٹیں کون روو!"
 بندہ شوق دا بندہ ہے۔ کیس نہ کیس شوق وچ پھاتا دے۔ ایس گالہ کون وی ڈاکٹر سلیم ملک آپڑیں نت
 زیں اسلوب وچ گھن آئن۔

"لوک ہن جو تک اچار کھن دے شوق کیا کچھ کر ڈیکھین۔ تہ کیا کچھ کر کھڑن۔ سوئے خان دے پتہ
 دی شادی دا شوق پورا کرن دی گالہ ڈاکٹر سلیم ملک تاں جو کہتی ہے ہر ایس شوق دا مل جیہڑ کیا اوہو سوئے
 خان دے ہونھوں چا سر۔ "اوا! شادی دا شوق تاں رج رج تے پورا کسم۔ ہر یار لہریں وچ یونج گیاں۔ ہن
 اٹھاں تاں اٹھ نم سکدا۔ ہندا تاں بہ م سکدا۔ اچھے شوق دا بیاں مل ہوں جیہیں وچ قرینیں دی ککھ یالنی
 پورے!"

ایہ تاں چھڑا شادی دا شوق ہے ایہ ہک رسمی شے دی هئی پر ڈاکٹر سلیم ملک جیہاں توقعات دے ناں
 دی کئی گھڑا چھوڑن۔ ایہ وی ڈیکھ گھنو۔

"کیس کون حقہ پیون دا شوق ہے کیس کون ساوی گھوٹن دا۔ کوئی انھیں دیں وڈانہ کیسے جھلاٹو دیں
 تئیں ہئی دے۔ تے کوئی رچہ کنیں دی بھڑاند کیسے مونجھا تھیا دے۔ کوئی ڈانڈیں دی ہانڈھ کیسے گھمنا تھیا دے
 تے کوئی نہیں دے تماشے ساگوں چریا تھیا دے۔ کوئی کبوتر دوا ڈیندے کوئی بٹ کڑاک بیٹھا سرے۔ شوق دا

کوئی مل کائے نہیں۔“

ڈاکٹر سلیم ملک جتناں زبان تے اسلوب بیان دے کر شے آپڑیاں انشائیاں وچ ڈکھائیاں اتھاں موضوع وچ دی گلکاری کیتی ہے۔ بیا ایہ جو انھاں دے انشائے زیادہ تر دیہاتی وسیب نال تعلق رکھیندن۔ پر بعض موضوعات زیادہ تر شہری زندگی نال نسبت رکھیندن۔ میں ہمنداں جو انھاں دی وی حک جھلک ڈیکھ گدی ونجے۔ ڈاکٹر سلیم ملک فیشن دی ایجاد بارے آپڑاں حک عجیب جیہا نظریہ رکھیندے ذرا ملاحظہ کرو۔

ایہ فیشن وی بس چالو چیز ہے۔ ورزی کوئی کپڑا ڈنگا کٹ لئے، پٹھاسی چھوڑے کتھائیں چیتا لہ ونجس کتھاں اچلا کر بے تہاں ذرا اعتراض چا کرو کجھ یاد چا دیو اوہ بھلی کالہ چا منواو۔ حرام جو منے وی سہی ہتھوں بلوچ والی جٹکے اتے رکھیے۔ آکھئے، تو اکوں کیا پتہ؟ اجہل فیشن ایہو پیا پلدے۔ رنگ برنگی ٹھکڑیاں کون گڈھیں چا ڈیندے تے کئی کیے فراک سی گھنڈے دل اہدے ایہ فیشن ہے۔ فیشن نال تہاں مل مہانگ دا چل دامن دا سانگا ہے۔ مل مہانگ شیس دے نر خان دا اسمان نال گالھیں کرن کون اکھیندن۔ امیر تے غریب ڈوہائیں قسم دے لوکاں نال ایہ آپڑاں اثر ڈیکھیندے۔ پر شہریاں کون ڈیندے تارے ڈیکھیندے۔ وستیاں والے اکثر آپڑیں ضرورت دیاں شیس وستی وچ پیدا کر گھنڈن تے شہری شیس گھٹ ودھ ورتیندن۔ دل دی ڈاکٹر ہو ریں دے انشائے ”مل مہانگ“ وچوں حک ٹوٹا ملاحظہ ہووے۔

”ایویں لگدے جو مل مہانگ دے وی ماسم بنڑے ہوندن۔ رمضان شریف دا نیک مہینہ شروع تھیانی تے ہٹی آلے بھراویں مل مہانگ کون ودھایانی۔ تہاں جو ایس بخت بھرے مہینے وچ بے عمیق بخت کما گھن۔ او ایس بھل وچ ودن جو ایس مہینے وچ جیویں لٹ کھوتجے اوندی اکوں کوئی پچھہ پریت نہ تھیے۔“

کبرائے داری وی حک شہری ضرورت ہے۔ ایندا واسطہ تہاں تقریباً سو فیصد شہراں دے شہریاں نال رہندے۔ ایس مسئلے دے متعلق ڈاکٹر سلیم ملک کافی ذاتی تجربہ رکھیندے۔ تے اے انھاں دی آپڑیں گزری وہانزیں دا عکس لگدے۔ ہر حال انھاں کبرائے داری دے حک چھوٹے تہ پھلوتے ایس طرح قلم وہائی ہے۔

”اوڈوں کبرائے آبلے مکان وچ رہن آلے کون ڈیکھو تہاں اوندی کوئی ریس نہیں۔ او اڈا کجھی ہوندے جیہہ اج ایس ونڑتے الیکھن بنڑائی بیٹھتے تے فرزیاں او بنی لامڑی تے چمکدا بیٹھے۔ اج ایس جھکڑی اج ترپڑ وچھائی بیٹھے تے کل او بنی سالہ وچ پاتھی ماری بیٹھے۔ ایویں جا جاتے ڈیرا لئی رہندے۔ ملی آنگوں ست گھر پھردے۔ نالے بجھے گھیر گھردے۔ او حک جاتے ٹک تے نہیں بہندا۔“

ووٹر کب بیا موضوع ہے حک انشائے دا۔ اج کل دے جمہوری دور وچ ووٹر شہریں تے وستیاں ڈوہائیں

وچ وکدن پر شہری وونر دے مسائل زیادہ سن۔ کجھ وونر آپزیں ووت کھسن والے دی ڈھیر کجھ حشری دکا مگدن
 لے کیندن۔ بہر حال جوں جوں الیکشن دا تجربہ وونریں کوں تھیندا دیندے اوویں اوویں او ہوشیار تھیندا
 دیندے۔ پر وونر تے ووت کھسن والے دے درمیان حکم کی جی گالہ مہاڑ ملاحظہ ہووے۔ ”ہک واری کہیں
 امیدوار آپزیں وونر توں پوچھیا“ سائیں تہاں آپزیاں ووت میکوں ڈیسو نا؟ وونر ولدی ڈتی‘ طلق دے دور تے؟
 تہاں میڈے نال رادھی کیا کھڑو جو میں آپزیاں ووت تھیکوں ڈیساں۔ امیدوار سرٹا تے ہکا بکارہ گیا۔ آکھن گلیا
 سائیں تہاں کمال دی گالہ پئے کریندو۔ توایڈا اماں سڑک دے ٹھیکے کسے بھج بھج کھڑا ہا۔ ملدا نہ حس۔ میں
 ایکیں ٹھیکہ گھنا ڈتم۔ توایڈا چاچا کھاد دی ایجنسی کیسے ٹکران مار مار تھک کھڑا ہا۔ ایجنسی منظور نہ تھیندی پئی حسی
 میں او ایجنسی منظور کرا ڈتم۔ توایڈے پو دی پنشن دا کیس اجا وگڑا دوا ہا جو کئی سالیں توں اوندا سرمہ نہ بہدا
 ہا۔ میں او کیس ٹھیک کراتے پنشن جاری کرائیم۔ توایڈی ڈال دی ڈھویں وچ شاہی ڈویرن ہے۔ میں کتھاں دا حق
 حقوق مارتے اوکوں سکول وچ استانی لوا ڈتم۔ توایڈا وڈا پتر کیس سالیں توں نکلاں پھردا دوا حلا۔ میں اوکوں
 ڈپلوے وچ داخل کرائیم۔ حالی وی اہدو جو میڈے نال رہدی کیا کھڑو۔“

”جھلار“ کوں ڈاکٹر سلیم ملک نے حک استعارے تے طور تے ورتے۔ تے خوب ورتے۔ جھال
 گالیں کنوں علاوہ عورت دا حک ما دا کردار دی پیش کیسے تے حک ڈال دا کردار وی بھائے۔ تے ایویں حک مرو
 کوں حک پتر تے حک پئے دے کردار وچ وی ورتے۔ تے استعاریں دے زور تے ورتے۔ اتھاں ڈاکٹر سلیم
 ملک انشائیے کوں عروج تے پچائے۔ نمونے دیاں کجھ شیں ملاحظہ کرو۔

”بال ہسک ہسک تے گوڈی وچوں نکل ویندے تے ما اوکوں وٹھ وٹھ تے ولا بہلندھے تے
 اوندے سردیاں لیکھاں ڈھدی تے ویندی تے آپزیاں ترلہ وی سریندی ہے دیندی۔“

”ابا! بھین دی گت نہ جھک کر شودی دے وال کیا ورسن۔ ملی دیں جھیاں نہ پٹیاں کر۔ غلامی
 گلہ دے ہکے چوچے کوں چا چا تے اصلوں مندھوڑ کر ڈتی۔ شودہ کیا ورسے۔ بکری دے کناں کوں کیوں گھنڈ چا
 ڈیندیں۔ شودی سارا ڈینہ باکدی ہے ودی۔ گوڈے وچ چدیاں تے غنول کیوں بھری رہندیں؟ کوٹ دی کندھی
 دے نہ ٹرا کر ڈھے پیوں تاں جنگہ بانہ کوں کجھ تھی نہ وٹھی۔ میں تیکوں کھینڈن توں نہیں جھلندی پر دھوڑ
 مٹی وچ تلے بار مارتے گور ہٹ نہ بنزیا کر۔ چلو لک چھپ کھینڈ گھدی کر پر کلونے وچ نہ لکا کر۔ کہیں چاڑ چا
 ڈاتاں ساہ منجھج ویسی۔“

حک بی جا بڑھڑی ڈال تے پے آکوں آپزین جھلار ایں دیندی ہے۔

"سوئارے وا پو آ۔ ہن اکھ کھول۔ میں بھدی آن توں دوا کیڑے خیالاں اچ ایس بالڑی کول کے تیں ہلا گدوں۔ چھوکرے والے ڈینہ منگدن کھڑن۔ کوئی چھلا مندری اچ بنڑیا پیا ہووے ہا۔ تاں ایڈوں تاں بے لگری ہووے ہا۔ سوئارا ڈوجی دفعہ لیل پیا تھیندے۔ جے اگلی واری زور لا تے ڈھویں وچوں نکل دی گیا تاں دل کیڑا تمندار لگ ویسے۔ بس ڈھیر پڑھ گھدس۔ ہن آپریں نال کم اچ لا۔ پچھلے ساون چھت ترمی رہی سی۔ اوں تے بھوں لیا ڈھویں ہا۔ نئی گالہ سرس نمبردارا کراوا ہنزس تیڈے آکوں پھیرا ماری دیندے۔"

مکدی گالہ ایہ جے جو ڈاکٹر سلیم ملک دے انشائیے حک و کما رنگ ڈھنگ رکھیندن۔ بلحاظ موضوعات تے بلحاظ زبان تے بیان۔ بلحاظ شوخی تے ترک بازی۔ بلحاظ کہانی والے انداز نگارش۔ حک کنوں حک و د حدے۔

ڈاکٹر ہوزریں انشائیاں کول انسائیکلو پیڈیا بنڑا چھوڑے۔ بس ذرا کتھائیں کوئی موقع ملیا نئیں انھاں زور لا چھوڑے۔ تے ایس طرح انشائیے کول انشائیہ بنڑا ڈیکھائے۔"

!

محکمہ اطلاعات و ثقافت

دے تعاون دا

بیہنہ بیہنہ شکریہ

سرائیکی ادبی مجلس - بہاولپور

رہ تھ دھیمیں دھیمیں ٹور

اگرشاد تونسوی

کہیں سیرٹے آکھٹے جو کائنات دے گچھے راز ریاضی دے علم نال سمجھ آندن تے
ہٹے سیانے دا گمان دے، جو اسے پوری کائنات موسیقی دے، پک سرمدی نغمہ دے بیڑھا جاری دے
ساڈے صوفیئیں دے نزدیک وی کائنات ہک *Rhythm* دے۔ تے روم اوں ویلے *Disturbance*
تھندے، جیڑھلے کئی اینائے یا ظلم تھینوے، نے تہاڈے اندر دا روم وی ڈسٹرب تھیندے
تے دل اوتہاں کون کائنات دے پورے نغمے دے چوں باہر کھڑ پیندے۔

خواجہ غلام فرید وی شہر تال دے کہیں اوں وجدانی لمحے دے چ "رہ تھ دھیمیں
دھیمیں ٹور" والی کافی لکھی ہوئی۔ زندگی کرکٹ دا سرت ایتھوں سوہنے لفظیں دے چ
کینوں سمجھا وین سگدے جو

سے میڈا دستہ نرم کروں دا۔

ماتں دنگیں لگیم ٹکور

زندگی دے اے پل صراط پٹن وی اتنا مشکل دے جتنا ادا گلی پل صراط۔ اے صرف

اوں ویلے ٹپ سگدے جیڑھلے تال فطرت دے اپنے روم دے چ رہو۔ جتھاں ذرا
جھٹیں بے احتیاطی تھی، ذرا جھٹیں اکھ لگی تال فطرت تہاں اوں روم کنوں باہر کھکا پیندے
دے۔ تے جیون رتھ وی اوں ویلے سر دے چ شہ سگدی دے، جیڑھلے آندے اگوں ہک صاف

ہو دے تے قدریں نظر آ نما پیا ہو دے تے اے صبر کچھ عملاں پاچھ تاں نہیں تھی سگدا۔

ہ رتھ تے ہندی درگ نہ سہندی

ہم طبع کسدا

کافی دے شاعرانہ صفات کوں جے آساں نظر انداز کر ڈیوں تاں وی درگ
گھن نال تسلا کہیں کج کرور دی چیز کوں نہیں بچا سگدے۔

کیا روح دیاں لطافتاں کئی درگ سہہ سگدین؟ کیا *rhythm of the*
کوں ڈسٹرب کرن نال آساں ولا اوں جھمر وچ اپنے آپ کوں شامل کر سگدے میں؟
تھاڑے نال دے جھوری تاں سرتال دے، سرخوشی دے کہیں اگلے مرحلہ وچ
گئے کھرن۔ تسلا اوں چھٹے ہوئے پاند کوں کتھوں ول پکڑیسو؟۔ دت تاں کئی جنیں دا
پندھ تہاکوں ولا بھوگنا پوسی تے دمال دا لحظہ و ت گنا دور تھی رسی۔ اے نال دھوری
پار آتر سگدے، جیڑھا کہیں نار نال جڑیا کھڑے۔

ہ روز ازل دی پاتم مہل وچ

ہرموں تیسڑے دی ٹوڑور

تھوڑا جیہاں ایں کافی دے نال آساں آگوں تے تھوڑے دے ہیں۔ ایں جیوٹ
رتھ وچ کئی لانگھے آندن، جیڑے ٹپن بالکل اینویں ہن جینویں شاہ میں آکھے۔

ہ ڈیکھو کیڑے میں پاڑے پاڑ دی

نہیں لنگھدی تے تانگ لتاڑ دی

رنت رنتے شینہاں کوں الا لگھٹا

خواجہ فرید دی ایں بھو کنوں گزر دے۔

ہ شالا مولہ سلامت نیواں

راہ وچ لڑون چور

راہ دے چور کنوں ڈڈا چو تاں بکل وچ موجود،

بلے شہ کوں وی تاں پہل دا چور ڈریندارہ گئے۔ پر اے پہل دا چور تاں میٹھا
اپنا نفس دے، اپنے نفس دا گھوڑا دے، جیڑھا جیون رتھ چرچ جتنا ہوئے۔ خواجہ فرید تاں آہے۔

سے سوکھا تیز لغام دا کولا

نہ اوکھا سر زود

ایں سارے عمل پورجے وصال دی سبک کاشی تے او طلب ادا روح کائنات
کون دھوڑا دے تے ملن دی کئی برزور خواہش کاشی تاں وت جھوک رانجھن دی دودھ۔
شہ حسین کہتے وی تاں او اوکھا ویلا ہا۔

سے ندیوں پار رانجھن دا ٹھکانا

کیتا قول ضروری جانا

منساں کراں ملدے دے نال

تے ملدے دی او تیں نیش پچیندا جتنے تائیں ملن دی سبکے فرید والی نہ ہوکے۔

سے سبک تے طلب ملن دی سینے

روز نواں ہم شور

سے پسندہ اڑانگے دلروسی تانگے

جلد پچا نویں توڑ

جے اے سارے ہاٹ مار گئے ہو، تے پسندہ اڑانگے ٹپا گئے ہوئے۔

کون تال کچھا ہیں ڈسٹرب نہیں کیتا، ادا ازل توں کھڈیندی تھروچ تال تے سرکل ہا ہر نوے

آئے تال وت خواجہ فرید دی بشارت تہا ڈے واسطے دے۔

سے میں تے یار فرید مٹیوں

زل مل شہر بھجور

بہاول پور ڈویژن دے نجی سرائیکی کتب خانے

ساجدہ علوی

بہاول پور شروع توں ہک بہوں وڈا علمی ادبی مرکز رہے۔ اتھوں دیاں درسگاہیں وچ پوری اہل
توں علم دے طالب آکراہیں علم حاصل کریندے رہے۔
محمد بن قاسم دی قیادت وچ جبرہے اسلامی لشکر ایس خطے وچ آیا تاں چار وڈے علوم و فنون و
ابھرتے سامنزس آئے۔ انھاں مراکز وچ منصورہ، محفوظا ڈوں مراکز سندھ وچ تے ڈوں سرائیکی علاقے
تھئے یعنی اچ شریف تے ملتان۔ اچ ہووے تے بھانویں ملتان انھاں ڈوہائیں شہراں وچ عمد قدیم توں علم
واجہ چارہے۔

اسلامی دور دے ابتدائی حصے وچ یعنی تریبھی صدی ہجری توں اچ تئیں ملتان دی شہرت پور
اسلام وچ بچ گئی هئی۔ اتھاں وڈے وڈے مسلمان سیاح اچ تے ملتان دے علمی مراکز کوں ڈیکھ
آئے۔ انھاں سیاحاں وچ بشاری مقدسی، مسعودی، ابن حوقل، اصطخری، ابن بطوطہ تے البیرونی دے نام
ہن۔ البیرونی نے اپنی مشہور کتاب ”کتاب الهند“ اچ دے عظیم شہر وچ تحریر کیتی۔ اتھوں وی اندازہ
جو اول ویلے ایس علاقے وچ وڈے وڈے علمی مراکز تے کتب خانے موجود ہن۔

ایویں حضرت امیر خسرو کئی سال تک اچ تے ملتان دے علاقیاں وچ رہ کے علم دی تربیت
رہے۔ بیچ نامے دا مصنف علی بن حامد ابو بکر کوئی عراق توں رتے اچ دے علاقے وچ دیرے آن پلا
طبقات ناصری دا مصنف منہاج سراج ساری زندگی ایس علاقے وچ گزار ڈیندے۔ بہاول پور دا پورا علم
ویلے اچ دی علمی فضا وچ رنگیا ہویا جا۔ ایس بہاول پور دے چو گوٹھ وڈے وڈے دینی مدارس قائم
جھاں وچ اول عمد دیاں ساریاں نادر کتب موجود ہونڈیاں ہن۔

حضرت جلال الدین سرخ بخاری، حضرت قبلہ عالم مباروی سیس، حضرت جہانیاں جہان لکھ

منہ واد غلام فرید سیں دے خانوادے دین دے نال نال علم و ادب دی ترویج دی وی مصروف رہی۔ ای
 نڈی توں وی انھیں بزرگوں دے علمی خزانیاں تے کتب خانیاں دا تکرار مہرے مگر حالات نے میں
 نڈی کھلوا جو ایہ کتب خانے محفوظ نہ رہ سکے تے اسوں ہک بسوں دے علمی ورثے توں بے قی
 من ویلے وی بہاول پور کون اے امتیاز حاصل ہے جو اتھوں دے دے سرکاری تے نجی کتب خانے
 من۔ سرکاری کتب خانیاں وچ سنٹرل لائبریری بہاول پور، علامہ اقبال میونسپل لائبریری رحیم یار خان
 من۔ علامہ بہاول پور، صادق ایجرن کالج، اکسب خانہ وڈی اہمیت رکھیندے۔ نجی کتب خانے وی ہمیش بہاول
 علم دوست لوکیں دا حکم ہوں وڈا شوق رہی۔

ایہ سب توں وڈا قدیم نجی کتب خانہ اچ شریف دے گیلانی خاندان دی ملکیت ہے۔ اس کتب خانے وچ
 بڑی قلمی مخطوطے موجود ہن۔ گیلانی دے کتب خانے دی باقاعدہ تدبیر مرتب کیتی گئی جبرہی اردو اکیدی
 من پور نے بعد وچ شائع کیتی۔ اس تدبیر توں اس کتب خانے دی وڈائی تے عظمت دا اندازہ قیمندے۔
 بہاول پور دا بیا عظیم الشان کتب خانہ امیران بہاول پور دی ملکیت ہے۔ ایہ سلطانی کتب خانہ صدق
 من وچ موجود ہے۔ اس کتب خانے دے وچ وی دنیا دیوں بعض نادر تے نایاب کتابیں مدون۔

حک بیا عظیم الشان کتب خانہ حضرت غلام فرید سیں دے فرید محل وچ قائم ہے۔ چاچاں شریف وچ
 اپنی نوعیت دا حکم ہوں وڈا کتب خانہ حنی جیندے وچ خواجہ سیں دے وصال دے وقت تقریباً حکم
 کتابیں موجود ہن لیکن ان ایہ کتب خانہ ختم تھی چکے۔ اس توں بعد 1925 وچ تحصیل صادق آباد وچ جیلانی
 ہدات مبارک اردو لائبریری دے نال نال حکم ہوں وڈا کتب خانہ قائم کیتا۔ اس لائبریری وچ مخطوطات دا
 حکم وڈا خزانہ وی موجود ہے تے برصغیر دیوں عظیم کتاباں وی ایندا سنگھار ہن۔ اس ویلے ایہ کتب خانہ سید
 انیس شاہ جیلانی دے نال ملدے۔

مولانا نیاز فتحپوری، مولانا مابدہ دریابادی، علامہ اقبال دے خط تے پچھلے دھماکے دے کئی دے لکھریں
 دیں بعض نادر کتاباں اس کتب خانے دیاں ذہنت ہن۔ ایندے بعد بہاول پور وچ حکم بیا وڈا کتب خانہ محمد
 قلیاں دے مولانا فضل صاحب دا حنی۔ مولانا صاحب ساری زندگی کتاباں دی گول پھول وچ مصروف رہے۔ او
 اپنی حیاتی وچ حکم ہوں وڈا کتب خانہ کھنڈا کر چکے ہن پر انھیں دی وفات دے بعد ایہ کتب خانہ میرزا محمد حسین
 اس کتب خانے وچ تبدیل تھی گیا۔ ڈوبھا کتب خانہ بیرہا اپنی نوعیت دا حکم منفرد کتب خانہ ہے او سید محمد
 مہارمن دا سرائیکی کتب خانہ ہے۔ سرائیکی کتابیں دے ذخیرے دے حساب نال ایہ پاکستان دا سب کئیں وڈا
 کتب خانہ شمار قیمندے۔

مولانا عزیز الرحمن عزیز دے قائم کیے گئے اس کتب خانے وچ مجموعی طور تے بارہ ہزار کتابیں موجود
 گئے یقین نال اکھیا وچ گیندے جو سرائیکی وچ پچھم الیاں تقریباً ساریاں کتاباں اس کتب خانے دی ذہنت
 منہ

اس توں علاوہ پروفیسر رشاد کھانجی دی سرائیکی لائبریری، سرائیکی ادبی مجلس، جھوک سرائیکی، مرحوم ضامن علی حسینی دا ذخیرہ کتب، جناب محی الدین شان دا کتابی ذخیرہ، بہاول پور شہر وچ سید شہاب دہلوی مرحوم دا کتب خانہ وی بہوں قیمتی کتاباں دا ذخیرہ رکھندے۔

پروفیسر معین الدین حسن قریشی دا نجی کتب خانہ، جناب صدیق طاہر دا کتابی ذخیرہ تے ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر دا دے کول موجود سرائیکی کتب تے مخطوطات دا ذخیرہ آپنی آپنی جاتے اہمیت رکھیندن۔

اس توں علاوہ بہاول پور دے تمام وڈے نمائندہ خانداناں دے آپنے کتب خانے وی موجود ہن۔ جیویں مخدوم الملک دا کتب خانہ، میانوالی قریشیاں تے تحصیل لیاقت پور دے قصبے شیدانی شریف وچ کورنگ خاندان کول وی ہک بہوں وڈا کتب خانہ موجود ہے۔ ایہ نجی کتب خانہ خواجہ طاہر محمود کوریجہ دے علمی ادبی ذوق دا ثبوت ہے۔ اس کتب خانے وچ جدید علمی ادبی کتب دا بہوں وڈا ذخیرہ ہے ایندے علاوہ بہاول نگر وچ فضل فرید لایکا ہوراں دا کتب خانہ تے ایندے نال میونسپل لائبریری بہاول نگر وچ کتابیں دا حک وڈا ذخیرہ موجود ہے۔

پچھیکر وچ آپنی نوعیت دے ہک بے اہم کتب خانے دا ذکر کریاں۔ ایہ کتب خانہ مشہور شاعر، مصنف میاں نور الزماں اوج دی ملکیت ہے۔ اس کتب خانے وچ بہاولپور دی تاریخ تے ثقافت تے بہاول پور دے متعلق موضوعات تے اردو تے انگریزی کتب دا ہک نایاب ذخیرہ موجود ہے۔

انھال نجی کتب خانیاں دی تفصیل توں ایہ ظاہر تھیندے جو بہاول پور ڈویژن وچ بہوں وڈے یا بہا اہم نجی کتب خانے موجود ہن۔ پر اجاں تئیں انھال کتب خانیاں دی کتابی تندر تے اشاریہ وغیرہ پوری طرح مرتب نہیں تھئے۔ ضرورت اس گالہ دی ہے جو کجھ ریسرچ سکالر سامنے آون۔ انھال نجی کتب خانیاں دے ساریاں کتاباں بارے کھل تفصیلات مرتب کرن تے ایندے نال انھال نجی کتب خانیاں دے وچ موجود مخطوطات تے قدیم کتب کول صحیح طریقے تے محفوظ کرن دا چارہ وی کیتا ونجے۔



سرائیکی ثقافت

نواز کاوش

سائیں جاوید احسن سرائیکی زبان دے مائدرے لکھاری ہن۔ انہاں نثر تے نظم وچ آپریں سنجان برقرار رکھی ہے۔ سادہ تے تحقیقی نثر وچ انہاں وکھرا اسلوب اختیار کیے۔ نثر دے این پلہ وچ انہاں دی منزل وسیب دی ثقافت دے پھلاں کوں حک ہار وچ پوتے کتابی شکل وچ پیش کرنا ہے۔ سرائیکی ثقافت سلیمان اکیڈمی ڈیرہ غازی خان توں چھپن والی واحد کتاب ہے جیندے وچ پہلی دفعہ وسیب دے پس منظر کوں جغرافیائی تے تاریخی حوالیاں نال ڈٹھا گئے۔

قدیم آثار، مزارات، عمارتاں، محل تے قلعے سرائیکی وسیب دے تاریخی تسلسل دا بین ثبوت ہن۔ جغرافیائی حالات ایٹاں شواہد دی صداقت دا اظہار کریندن۔ اساڈا تاریخی ورثہ قدیم مذہبی کتاباں وچ وی ڈٹھا وئج سکدے۔ این حوالے نال سرائیکی وسیب حک مضبوط ثقافت دا گوارہ بن تے ابھرے۔ این وسیب دی ثقافت وچ اساکوں صحرا، پہاڑ، میدان تے دریاواں دا اجرک رنگا میلاپ ملدے جیندے ہر رنگ وچ حیاتی ساہ کھندی، متحرک تے رواں دواں نظر آندی ہے۔ سرائیکی وسیب مالا مال ثقافتی پس منظر دے حوالے نال انفرادیت دا حامل ہے۔ لوک ادب، رسماں، رواج تے میلے ٹھیلے این علاقے دی حیاتی دا جیندا جاگدا احساس ہن جیندے وچ تہذیبی تمدن تے ثقافت اساڈا او سرمایہ ہن جیندے تے اسان بجا طور تے فخر کر سکدے ہیں۔

سرائیکی ثقافت کوں جاوید احسن نے بارہ حصیاں وچ تقسیم کیے۔ پہلے حصے وچ ثقافت دی تعریف اے۔ تحقیق تے مدلل کلام مہاڑ کیتی گئی اے۔ ڈوجھے ترجمے تے چوتھے حصے وچ قومی ثقافت تے سرائیکی وسیب دے تاریخی پس منظر کوں بیان کیتا گئے۔ پنجویں حصے وچ سرائیکی ثقافت، وسیب، رسماں ریتاں تے محفلاں کوں کٹھا کیتا گئے۔ ہجوبیں حصے وچ

زبان دی قدامت، ناں، امکان ستویں ہے وچ لوک ادب تے اٹھویں ہے وچ ملے، عیدیاں، عرس تے مذہبی تنوار تفصیل ناں پیش کیے گئے ہن۔ نانویں تے ڈاہویں باب وچ لوک کھیڈاں تے دستکاریاں دا ذکر ہے۔ یارہویں تے بارہویں باب وچ لوک سمل، تے لوک قہے کہانیاں، گیت تے موسیقی دی تاریخ ڈسائی گئی ہے۔

کتاب دا ویباچہ ڈاکٹر طاہر تونسوی تے پیش لفظ پروفیسر رشید احمد خان نے لکھیا ہے تے ڈاکٹر مہر عبدالحق دے انگریزی تاثرات وی کتاب وچ شامل کیے گن۔

270 صفحاں دی ایس کتاب وچ سیس جاوید احسن نے سرائیکی علاقے دی حیاتی کون سگرے ہنگرے رنگاں وچ سجاتے پیش ہی نی کیتا بلکہ حقیقی زندگی دے حک حک منظر کون قریب تھی تے خود دی ڈٹھے تے پڑھن والیاں کون وی دکھائے۔ انہاں باریک بینی ناں حک حک شے دی جزئیات نگاری کیتی ہے تے حک حک شے دا حقیقت پسندانہ جائزہ گھدے۔ سرائیکی ثقافت پڑھ تے یقین تھیندے جو انہاں شبانہ روز محنت کرتے ”وسیہ دا منظر“ تیار کیے۔ انہاں سادہ تے پرکشش زبان ناں مصوری کیتی ہے تے قہے سناون دے انداز وچ تاریخی پس منظر کون دلکش چنگیر وچ سجاتے پیش کیے۔

سندھ ناں سرائیکی تہذیب دا گاندھا، اسلامی تے قومی ثقافت دے رنگ جاوید احسن نے تسلسل ناں کتاب وچ پیش کیے۔ سرائیکی ثقافت، سرائیکی دی پہلی کتاب ہے جیندے وچ ثقافت کون کٹھا کرتے ثقافتی تاریخ مرتب کیتی گئی اے۔ جیکوں پڑھ تے سرائیکی وسیب کون زیادہ بہتر انداز وچ سمجھیا وچ سکدے کیوں جو انہاں حیاتی دے سارے رنگ کٹھے کر کے ایس طرح جوڑن جو کوئی رنگ وی پھیکا نظر نہیں آندا۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی آہن جو سرائیکی ثقافت دا ہر چمن حک مستند دستاویز بن گئے جیندے وچ سیس جاوید احسن دی آپڑیں سوچ، فکر، تحقیقی رویہ، گالہ توں گالہ پیدا کرن دا فن تے اپنی گالہ تے رائے کون منواون دا ہنرو وی آگئے تے اے او خاصیت ہے بیہمی سرائیکی محققین وچ گھٹ نظر آندی ہے۔ سرائیکی وسیب نہ صرف علمی، ادبی اعلا ہے بلکہ جاوید احسن دے نثری سرمائے دا حسن وی ہے بیہمی جو جاوید احسن دی سچان تے شناخت ہے۔



اکھ دا عذاب

بتول رحمانی

اندھارے دی گھوگ جھولی وچوں سو جھلا کنڑاواں کنڑاواں چدھار بانہڑے ڈیندا بھنا۔۔۔ تاں دید
وی اکھ جھمک تے اچاک تھئی۔

جاگدی اکھ دا اج پہلا منظر ایہو نوشتہ دیوار ہا۔

ہر پاسے لکھیا ہا۔۔۔۔۔ "اکھ عذاب ہے"۔۔۔۔۔ "اکھ عذاب ہے"۔۔۔۔۔
اکھ جھمکنا بھل گئی۔۔

پے ڈیہڑے لکھیا ہا۔۔۔۔۔

"میکوں میڈیاں اکھیں کنوں بچاؤ۔۔۔"

"میکوں میڈیاں اکھیں کنوں بچاؤ۔۔۔"

ویہلیاں۔۔۔۔۔ ویہریاں اکھیں گھن تے اور سارا ڈیہڑہ ہک بے توں پوچھدے رہے۔۔۔۔۔ "اے

کتنیں لکھے" "اوکون ہے" "کیا آہدے"

اگلی سویل کندھیں ول چکیاں۔۔۔۔۔

"ساکوں ساڈیاں اکھیں کنوں پناہ ڈیواؤ"۔۔۔۔۔ "ساکوں ساڈیاں اکھیں کنوں پناہ چاہدی اے"۔۔۔۔۔

ھن شہر دا دڈیرا۔۔۔۔۔ شہر دا میڑ۔۔۔۔۔ ہر کندھ کنیں بچیا۔۔۔۔۔ ہر کندھ نال کن لاتوس۔۔۔۔۔

"اکھ عذاب ہے۔۔۔۔۔ اکھ کنوں بچاؤ"۔۔۔۔۔ کئی گالھ ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

میر جیزھا وسیب دا سیانا حاسو چس پے گیا۔

یارو عذاب تاں پانی دا ہوندے۔۔۔ چھل دا ہوندے۔۔۔ پانی دا عذاب۔۔۔ پر کو۔۔۔ پانی
تاں حیاتی ہے۔۔۔ پانی وجودی ابھار ہے۔۔۔ دل۔۔۔ ہا۔۔۔ عذاب ہوائیں ہوندیں۔۔۔ ا ہوائیں
۔۔۔ کو۔۔۔ کو۔۔۔ ہوا دی ٹھڈ۔۔۔ ہوا دی گرمی تاں رنگ لیندی ہے موسم کوں۔۔۔ کیساں
سئیں کیساں۔۔۔ ہوا لازم ہے۔۔۔ ہوا لازم ہے۔۔۔ اچھا۔۔۔ دل۔۔۔ سوچیں متھے تے سلنے دا گم
لیکے لیندیاں ٹردیاں گیسواں۔۔۔ ہا۔۔۔ عذاب زمین دی گردش اچ ہے۔۔۔ اوں گجھ لدھی۔۔۔ دل دلیل الائی
۔۔۔ زمین دی گردش تاں ڈیہہ تے رات دی لک چھپ دی ہے۔۔۔ بھلا دل۔۔۔ کیویں۔۔۔ کیویں
بھلا۔۔۔

زنج تھی تے پیر پکڑن۔۔۔ پراج دا مسئلہ تاں اکھ دا عذاب ہے۔۔۔ دل مسئلہ مجسم کھڑا ہا۔
من نوشتہ دیوار اجتماعی ہا۔۔۔ لہذا میر دی اکھ جھمکن بھل گئی۔
شہر دا ہک ہک بندہ ہمیش کیسا گیا۔۔۔ تحریر دا خالق کئی نہ لکلیا۔۔۔ ناں کوئی شرح کریندا ہا۔۔۔
دل وی مطالبہ اجتماعی ہا۔۔۔

۔۔۔ ساکوں ساڈیاں اکھیں کنوں پناہ ڈاؤ۔۔۔

اگلی فجر ول راہندیاں کندیاں بونگھ ڈیتی

میر اپنی علمیت، سحر دے باوجود۔۔۔ گنگ دام ہا۔۔۔ او جانڈا حاسو۔۔۔ کندھ دی تحریر
۔۔۔ الارم ہوندی ہے۔

کندھ وار رنگ ڈیندی ہے۔۔۔

اوندے اندروں الا آیا۔۔۔ بچا۔۔۔ بچا اپنے شہر کوں۔۔۔ اپنے لوگاں کوں۔۔۔ بچا۔۔۔ بچا!!!
اوہ۔۔۔ پر کیویں۔۔۔ کیویں۔۔۔ اوں ولا سمر ماریا۔۔۔ سوالیہ نشان چدھارکت وانگن کر لا گئی
دوے من۔

شہر دے سیانیاں سر جوڑے۔۔۔ کئی ڈیہواریں دی بحث دے بعد ہک "تجزیہ" پیش تھیا۔۔۔ آکھا
گیا ہا۔۔۔

آ۔۔۔ نہ ہوا انسان دی ضرورت ہے۔۔۔ زندگی ہے۔۔۔ جے ایندی نور مناسب متوازن ہوے تاں
۔۔۔ ناں تاں اے وجود موندھاتے مکا ڈیندی ہے۔۔۔ لہذا عذاب تھی گئی۔۔۔ دل ہے پانی۔۔۔

زندگی دی ابھار ہے۔ وجود دا قطر آواز۔۔۔ پانی دا اہو سچا قطرہ ای بندے۔۔۔ بقاء دی
 پانی آسرا رکھدی ہے۔۔۔ دل۔۔۔ دل۔۔۔ دل۔۔۔ اہو پانی چھل بن تے زندگیاں نکل دی تاس ویدے۔
 زمین۔۔۔ زمین تاس زندگی کوں جھولی ایچ۔ بلندی ہے۔۔۔ کوہ چوچندی ہے۔۔۔ اپنے انگ
 نگ وچوں ست، زندگی دے لباس تے بہہ قطرہ قطرے زبندی ہے۔ وعف ہے اچھا۔۔۔ ساڈے
 وجود اچ دھرتی سکھدی ہے۔۔۔ لیکن جڈاں تھیں ایندی مداری گردش توازن ایچ راہوے۔۔۔ جڈاں
 دی چرخی لہجھ تھئی۔۔۔ بھویں ہنب گئی۔۔۔ زندگی سراج کیری گھت تے رنی۔
 گویا۔۔۔ توازن ایچ بقاء ہے۔۔۔ بندی اتے افراط نقصان ور۔۔۔ اصل ایچ نہ کوئی فنا ہے تے
 بقاء۔

ہوا۔۔۔ مٹی۔۔۔ پانی دا متناسب ربط بقاء ہے۔۔۔ ابداء ہے۔۔۔ زندگی ہے۔۔۔ زندگی آمیز ہے
 ۔۔۔ حیوان، نباتات، جمادات سب ہی۔۔۔ مسئلہ اکھ دے عذاب دا ہے۔۔۔
 مجمع چیزھا ساہ تھنڑتے سڑدا پیاھا۔۔۔ ہک دم چکیا۔۔۔ سنو۔۔۔ سنو کہ بہوں سوچ وچار دے
 بعد اسان ایں نتیجے تے پہنچے ہسے کہ هن مجمع دی ساہ دل جھنیر تے گئے۔۔۔ دلاں دی دھڑکن بے ہنگم شور
 اچ ڈھل گئی۔

اے سب ایں شہر دے لوگ ہن جہناں ڈوڈے زمین۔۔۔ ہواتے پانی دی شہ رگ تے
 مرکے ہن۔ انھاں علم اتے قوت علم دے سامڑھیں دریاں کوں جرأت نہ ہی جو مڑھیں کوں باہر
 آدے۔۔۔ ایندے تاس دھارے اہناندے اشارے منگدے ہن۔۔۔ ہوا دے اچھ ہر وار کوں راہ
 لادن ایں شہر دا ہر جوان۔۔۔ ہر عورت جان دی ہی۔۔۔

رہی زمین۔۔۔ تاس ہزار ہتھیں دے باوجود انھاں دی اکھ توں ولی نہ رہ سکدی۔ کتھاؤں ایندی
 بوٹی پھڑکے۔ ہک انگل نال ٹیج ویندی ہی اہناندی۔۔۔ اچھی حالت ایچ بھلا۔۔۔۔۔
 اے ان گھیا کیا باقی ہے۔۔۔

کیا تھی ون والا ہے۔۔۔
 لوگیں دی اکھیں ایچ کاوڑ لٹکی۔۔۔ معمولی جھیاں حقیقتاں دا لمبا بیان وقت دا زیان ہے۔ اصل
 نقطہ تاس سنو۔۔۔ داناس ہکل ڈیتی۔۔۔
 بے دل آکھن شروع کیتا۔۔۔ اے تمہید ہی سیں۔۔۔ اصل نقطہ ہن بیان کریندے ہے۔۔۔

دھڑکار جنب گئے۔۔۔ اکھیں تھار گئیاں۔۔۔
 کہ اکھ دا عذاب خواب ہن۔۔۔ جے اکھیں خواب ڈیکھن دیاں ہیلکیاں تھی و نہجن تاں عذاب
 آندیں۔۔۔

کینا۔۔۔ کینا۔۔۔ کیناں۔۔۔ مجمع وچ چلکار پئے گیا۔۔۔

خواب تاں زندگی دی بشارت ہوندین۔۔۔!

خواب۔۔۔ اکھ دا سنگھار ہوندین

خواب۔۔۔ حرکت دا اشارا ہوندین

کیناں۔۔۔ خواب زندگی دا سوہنڑپ ہوندین۔۔۔

خوابیں دے بغیر زندگی دی کوکھ اجڑ ویندی ہے۔

ہرگز کیناں سنیں۔۔۔ اساں خواب کوں عمل دی پہلی پوڑی سمجھدوں۔۔۔ ساکوں جتنے گویا نہ گم

اچھا شور اٹھیا کہ اوں کنیں تے ہتھ چار کھے۔۔۔ خواب نہ ڈیکھن معذوری ہے۔۔۔ سنڈھ تھی

ویندی ہے حیاتی۔۔۔ تساں ساکوں موت دی راہ لیندے پے دے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ نہ۔۔۔ نہ را

کریندے ہے اساں ہتاڈی ایں۔۔۔

سنو۔۔۔ او ول الایا۔۔۔

سنو۔۔۔ کہ اے محض ابتداء ہی۔۔۔۔۔ مونڈھ ہا میڈی گالھ دا۔۔۔

بیشک خواب عمل دی ابتداء ہے۔۔۔۔۔ پر۔۔۔

پر کیا۔۔۔۔۔ چہنچہ بیا کٹھ الایا۔۔۔

او۔۔۔۔۔ اے جو کندھ نے جیڑھے نویں عذاب دا الارم ڈیتے اوں نے مجمع تے نظر بھنویں دے

ہوئے گالھ جاری رکھی۔۔۔ وڈے غور فکر۔۔۔ بحث تے دلائل دے بعد اساں ایں نتیجے تے پے ک

۔۔۔

اکھ دا عذاب دراصل اوندے او خواب ہن جیڑھے انفرادی ہن۔۔۔۔۔ محض انفرادی۔۔۔۔۔ جیڑھ

۔۔۔۔۔

اونہ۔۔۔۔۔ افراد دا خواب ہی اجتماع دے خواب بندین۔۔۔۔۔ محض لفظاں دے جنگل اچ نال

اچھ ہی پیریں کوں زخمائی وویں۔۔۔ کھ انت فی لاحاتیں۔۔۔
 حشرات نال ہک پاسوں اکھیا گیا۔۔۔

میڈے پیر بے شک زخمائے کین۔۔۔ پر۔۔۔ اچھ خالی کینی۔۔۔ اوں دل آکھیا۔۔۔

یارو۔۔۔ فردا دا خواب جے بئے دی فنا دا خواب ہوے تاں۔۔۔ عذاب ہوندے۔۔۔ ساکوں
 اپنیاں لا محدود قوتاں کوں بکل اچھ سا شہبزاں ہوسی۔۔۔ اکھ دے خواب کنوں۔۔۔ لکاون ضروری ہے
 ۔۔۔ نامتاں روئے زمین تے ساہ کھنیں والا کوئی نہ ہوسی۔۔۔

کائنات دے سارے رازاں کوں گچھ و بچن والے جے فنا تھئے۔۔۔ تاں۔۔۔ محض اکھ دے اوں
 خواب دی وجہ کنوں تھی سن۔۔۔ جیز حیا اپنی بقاء بے دی فنا اچھ ڈیکھدے۔۔۔

آؤ!۔۔۔ آؤ کہ اپنے اپنے خواہاں دی ہتذب کر گھنوں۔۔۔ آؤ اپنیاں اپنیاں۔۔۔ اپناں
 پھلیاں پھولوں۔۔۔

اونہ۔۔۔ پھلیاں پھولوں۔۔۔ مجمع بڑ بڑ کریندا کھنڈر لگ گیا۔۔۔ اد کھیا۔۔۔ دنگ۔۔۔
 ہمایا ہو یا اپنی جاتے سک دم حا۔۔۔

کندھاں تے مس گوزھی تھیندی گئی۔۔۔ میر تے سیانے۔۔۔ پیلے پوندے گئے۔۔۔ آہ کیا
 اکھ دا عذاب ساڈا مقدر ہے۔۔۔

کاروباری حضرات

لہڑیں اشتہارات، سرائیکی، رسالے دی معرفت وسیب

تیں پہنچا سگدن

اے موثر ذریعہ اے۔ آؤ رل تے ثروں! سرائیکی

خالا دسرے نا!

سرائیکی لوک گیت

سمیع الدین

لوک گیت کیس پول واساریاں کنوں قیمتی تے وڈا خزانہ ہوندے ہن۔ اوں
 دے وڈے وڈے شاعراں تے عالماں دیاں کتاباں بے شک اوں پول وچ اپنی خاطر
 جھار کھیندیاں ہن پر جو کوئی پھر کنوں آوٹ والا اوں پول دے الاؤنٹر والیاں دی کچا
 تہذیب تے سچے ویسے دی تصویر ڈیکھنا چاہوے ناں او اوں کو صرف لوک گیتاں
 وچ ملسی۔ لوک گیت اساڈے دل جذبیاں دا اظہار ہوں سادہ، سچی تے حشاک زباناں
 وچ کریندے ہن۔ لوک گیتاں وچ نویں زمانے تے ایہا دکی ہواتے۔ فیشن دی لگ لیریاں
 ہوندی۔ ٹساں این کون شہر وچ وکھنڈ وال ماکھی دے مقابلے وچ او ماکھی اکھ سکدے
 ہر جیری ٹساں اپنے بندڑے دے کیس لیکر کول اپنے ہتھ نال لہائی ہوے۔
 لوک گیت انہاں ہوں پرانٹریاں ساوہ گیتاں کول آدے ہن جنہاں دے
 بنڈاؤنٹر والیاں دے ناں اساں تیں نیں تہنچے۔ اے کیس بنڈاؤنٹر اے ہن یا آکھے ہن۔
 کڑاں آکھے ہن کوئی نیں جانڈا میڈے خیال وچ لوک گیت انسان دے جسم کنوں ہوا
 تھوڑے ویلے بعد ہی جے ہوسن۔ جیہڑے ویلے پہلے آدمی نے اپنڑی پہلی خوشی یا پہلے
 دکھ وچ کوئی خوشی بھریا درد بھریا الا اپنے منہ کنوں کھدے تے اوندے نال بچا ہے یا
 گاویا ہے۔ تاں او ساڈا پہلا لوک گیت ہئی۔ جیویں انسان پول سکھنڈے آلاؤنٹر
 پٹے گیا اے۔ اے گیت وودے تے کھنڈونے رہن تے وت سینہ بہ سینہ ٹرے
 پرانٹریاں کہانیاں تے لوک داستان دے نال نال اساڈیاں ویڑیاں تے چونکاں
 نیں پھنڈے تے پھلے پھلے رہن۔ گھراں، کھواں، چونکاں تے چوپالاں وچ
 عام زائلیں تے جنمڑے عام طور تے تے ڈھاڈھی، مرانی تے (پیشہ ور جھانڈوالے مان
 طور تے اے لوک گیت بگاندے رہن۔ نال نال اے لوک گیت گھنڈے تے وودے

دی رہن۔ کوئی گیت یا کیس گیت، دا کوئی بند ہک ڈو پیڑیاں تیں کیش نیش بکایا تاں اولوکان
 کوں بھل گیا اے تے ختم تھی گیا اے۔ کیس نے کوئی نواں بگا ونٹیا گیت بنڑائے چا یا
 کیس پرانٹے گا ونٹوچ ہک نواں بند یا ڈوہڑا ودھا چھوڑا اہس۔ کہتیں لفظ ہلدے
 رہے۔ کہتیں ہک بولی دے ہی بولی دے اثر ایٹھ نویں لفظ، نویاں بھراں، نویں گھنڈ شامل
 تھی گئے ہن۔ بولی دی تاں ہک درخت وانگوں ہوندی اے جیہیں تے ہر سال نویں پترے
 آندے ہن تے پرانٹے ڈھے دیندے ہن تے اے لوک گیتاں تے وی تھیندا رہا ہے۔
 اساقی اپنڑی بولی دا لوک گا ونٹراں یا لوک گیتاں دا خزانہ ہک وڈے
 تے گھائے جھل کنوں گھٹ نیس۔ سندھ دے آملے تے بلوچستان دے پیٹھے ضلعیاں
 کنوں شروع ہتھی کے سارا بہاولپور، ملتان، ڈیرہ غازیخان، ڈیرہ اسماعیل خان، سرگودھا
 ڈوئیرن تے آتل پور، مٹواں دیاں حدیں تیں دے وسیع علاقے وچ بول بھنڑ والی بولی دے
 لوک گیتاں دے خزانے دا انداز لا ونٹو کوئی سوکھی گال نہیں تے ایہ خزانے وچ ایویں
 تھیوے پئے ہن جیرے شاعری دے کہیں دی تاج وچ وڈے فخر نال لائے ونج
 سگدے ہن۔

سرائیکی لوک گا ونٹراں دیاں بہوں ساریاں ونڈاں ہن۔ لولی باللاں دے
 کیمڈنٹر دے گا ونٹر۔ جنگل یا چنیل دے گیت۔ باس تے زیوراں دے گیت
 فصلاں دے گیت۔ پہیوں چنٹنٹر دے گیت۔ جگراتے۔ ڈوہڑے۔ سہرے۔ گانے
 بنرے۔ جھمر۔ ڈھولا۔ ماہیا۔ بگڑو۔ بالو۔ چھلے۔ انہاں کون گا ونٹر دے خاص
 موقعے تاں شادیاں دیاں فصل۔ آگے تے میلے ہن پرا نہاں دے نال نال پال تے
 چھوریں کیمڈ دے ویلے گھبر وچونکاں تے، زمیناں تے، تے ماواں بھینٹریں پال
 کوں سمند دے ویلے تے مٹی رڑک دے ویلے بڑے شوق نال گاندے ہن تے چھوریں
 رل باہون تاں اپنا تے بلا نٹریاں سہیلیاں دا دل انہاں گا ونٹراں نال پرچندیاں ہن۔

شالا جگ تے جیویں ساکوں ملیں کھلدا
 نیش پتہ لگدا سوہٹا تیدی دل دا،
 شالا جگ تے جیویں ساکوں ملیں کھلدا

تیدے کھوتے آئی آں کوئی سا دل بڑ سدی
 جھٹھاں دیں اڑیاں اُتھاں کاوڑ کس دی
 شالا جگ تے جیویں
 تیدے کھوتے آئی آں توڈے پلا ڈے
 سُخناں دا کوڑا پھلڑے ولا ڈے
 شالا جگ تے جیویں
 تیدے کھوتے آئی آں لگ پئی ہم گادھی
 لکھی سب تے ڈاڈھی
 شالا جگ تے جیویں

ہک پیا مشہور لوک گادھڑے۔

بھانویں جانڑے تے بھانویں نہ جانڑے
 میڈا ڈھول جو انیاں مانڑے
 میں تاں پانڑیں بھریندی آں جھک دا،
 میڈا ڈھول مسافر نیت دا،
 بھانویں جانڑے تے بھانویں
 میں تاں پانڑیں بھریندیاں ڈولیاں،
 بھیرے لوک مریندن پولیاں،
 بھانویں جانڑے تے بھانویں

یا ایے لوک گیت

میڈا چن مساتا لوں نیٹیں کریندا
 لوکاں دے آکھے رُس نیٹیں وِجیندا
 میڈا چن مساتا
 میڈا چن مساتا
 ٹھلی ٹھلی بیڑی دِج گھبُو دا ڈولا،
 پہلے لیندیں یاری پچھے ڈیندیں رولا،

میڈا چن مساتا
 مٹلی مٹلی بیسٹری مچھی سیرھ مریندی
 نک تیسٹا پتلا اکھ تیسر مریندی
 میڈا چن مساتا

ہک بیا مشہور لوک گانٹر ہے۔

واہ واہ دے سجن تیسڈی یاری
 لایو یاری تے توڑ نہ چاڑھی
 واہ واہ دے سجن تیسڈی یاری
 تھڈی کھڑی ہاں میں ٹینگ شری دی .
 میڈے سجنوں دی جھوک لڈیندی
 نہ میں مردی تے ناں میں جیندی
 لگا تیر جگر وچ کاری
 واہ واہ دے سجن تیسڈی یاری
 بیٹھی رو رو راہیں بھالاس
 ڈینہہ رات مہینے سال
 مناں مناں تے ڈیوے بال
 مٹھا ڈھول ملیم ہک داری
 واہ واہ دے سجن تیسڈی یاری

رات کوں چونکاں تے جیہڑے ویلے گھمرو رل باہندن یا چھوریں کیس آگے
 وچ کھیاں تھی ویندن تاں ڈولا ٹولیاں بنڑا کے ہک بئے کوں ڈوہڑیاں دا وارا
 ڈیندے ہن تے ہک عجیب جھیاں ماحول پیدا مٹی ویندے۔ انہاں ڈوہڑیاں ڈھولا،
 ماہیاتے بگڑووی آدھے ہن تے انان دی تعداد ہزاراں وچ ہے۔
 کنڑک دے پنج دانٹرے۔

میڈی دل تیسڈے نالے تیسڈی دل دیاں رب جانٹرے۔

کالیساں شاں ژٹاں -

رکھو چا امید چناں جیندی ہوساں تاں ۲ ہلساں -

کوئی گڑیاں وا دھوں ماہیا -

میدھی بدنائی دا پہلا مجرم توں ماہیا -

کوئی پھل برہیناں دے -

عرش ہلا ڈیندے ٹھڈے ساہ مسکیناں دے -

ڈھولے تے ماہیے دے نال چھلے دی عام گائے ویندن - انال پھ

ٹیمپ دے بڈل مصرعیاں نال چھلے دے ترے مصرعے ہوندن تے ماہیے وانگوں

چھلے دا پہلا مصرعہ دی صرف دزن تے بحرِ رلا ونٹر واسطے ہوندا ہے - چھایاں پر

اکثر مزاح یا اوں زمانے دیاں بے جوڑ شادیاں دے گلتے یا انہاں دے خلاف

اجتہاج پاتا دیندے -

چھٹلا یار دے یارو

بے گناہ نہ مارو

چھٹلا انساں ہنساں

میکوں تاں میں گھنساں

بھانویں وادی ہنساں

چھٹلا یار دے یارو

بے گناہ نہ مارو

چھٹلا میں نہ ڈیندی

گھسے کا مریندی

سُسن طعنے ڈیندی

چھٹلا یار دے یارو

بے گناہ نہ مارو

چھٹلا یار دے یارو

نقوی احمد پوری

بھوری ہووئے، بھاویں ہووئے نیلی اکھ
 ساکوں تاں بس بھانڈی ہے شرمیلی اکھ
 ساڈے پاسے بھال چا مست نشیلی اکھ
 کیوں ڈہا مائیں کوڑھی تے نہریلی اکھ
 کہیں دی اکھ دے نال جڈاں اکھ رلدی ہے
 پچکاں مار ڈکھندی ہے لکھیلی اکھ
 ساڈیاں خوشیاں ڈیکھ تے جوہی سٹربھج گئی
 کیجھی ہئی اد ویری تے دروہی اکھ
 درد اندھاری گھول تے، اکھ دے جھمکن وچ
 کر گئی بُت دی سالھ کوں تیلی تیلی اکھ
 نقوی جیٹھ تے ہاڑ دی لکھ دے بھانہڑ وچ
 برف بنا گئی، ساکوں تاں برفیلی اکھ

ایں ساڑو ڈھپ وچ، بدن جو سسڑ دا ہے، چھ اداں منگدوں،
 اُساں تاں اکر س دے مارے ہوئے ہیں، ہواواں منگدوں
 جے بے وفائیں، تاں بے وفائی کوں سانجھ رکھ توں،
 اُساں تاں ہر دم وفا کریندوں، وفاواں منگدوں،
 توں رات بن تے، اساڈے بہر تے تنڑیج دیندیں
 ایں رات رن وچ، اُساں تاں سمجھ دا کٹھڑاواں منگدوں
 اسا کوں پیشی تے پیشی دیندا ہے ساڈا منصف،
 اساں عدالت توں تھی تے آختے، سزاواں منگدوں
 اساڈیاں سوچیاں دے وچ اچاڈ کھ دے ویٹن پچدن،
 ہے سا کوں خوشیاں دی لوڑ، خوشیاں دیاں لاواں منگدوں

اساڈے بہر تے خزاں دا ہر دم نیناواں دے

اساں دی نقوی بہار دیکھوں، دعاواں منگداں

غزل

ہیرا اند سوز

ہاں کل مکلا دنیا وچ ، ایں ڳالھ کون سوچ کے ڏر وینداں
کوئی میڈی راہ بھلیندا نہیں ، جڈاں شام کون تھک کے گھر وینداں

میڈے کھیسے جیسے خال ہن ، میڈے ڏویں ہتھ سوالی ہن
میکوں ڏر نہیں چور اچکیں دا ، میں کھول کے گھر دا در وینداں

ہے جتنی کپنتی ساہاں دی ، اتنی ہے پنڈ گناہاں دی
جے کوئی میکوں چنگا آکھے ، میں نال شرم دے مر وینداں

میڈے اندر پاہر اندھارا ہے ، میڈے دل تے خوف دا پرہ ہے
میکوں رات تحفظ نہیں ڏیندی ، میں ڏہنہ کون ڏیکھ کے ڏر وینداں

بیڑھا میں تے ترس کریندا نہیں ، جیڑھا خیر وی میکوں پیندا نہیں
میں دت وی نال دعائیں دے ، اوں شخص دی جھولی بھر وینداں

میڈا گھڑا وی بھاویں کچا ہے ، میڈا پیار تاں اکا سچا ہے
میں سوہنی وانگوں ڀڳتے ، ڏوجھے کنڈے تیں تر وینداں

کوئی ڳالھ جے میکوں نہیں بھاندی ، ہے جند تاں میڈی گرلاندی
توں سوز ڏسا ایں موقعے تے ، میں کئیں ڳالھوں چپ کر وینداں

غزل

 مشتاق احمد تنویر

بے سارا وی ناں ہم کوئی سارا وی نہ ہا
 تار ہا پانی بہوں نیزے کنار وی نہ ہا
 بجلیاں ساڑ نہ ڈیون متاں ایں خوف توں میں
 گھر امیدیں دا اجاں توڑی اسارا وی نہ ہا
 جانے کیوں لوگ تماشائی بنے بیٹھے ہن
 توڑ تیں سامنے کوئی ایسہ جیا نظارا وی نہ ہا
 شر کوں چھوڑ تے ونجن وی نہ ڈتا میکوں
 شر دج میڈا رہوں کیکوں گوارا وی نہ ہا
 ایسہ جنے موڑ دی آئے میڈی حیاتی دے دج
 سو جھلا وی نہ نظروا ہا اندھارا وی نہ ہا
 لکھاں تاراں دی بھری بزم دج اے تنویر
 کھن تے آواں ہا جو تیدے کیے او تارا وی نہ ہا

ڈول نظمیں

سلیم شہزاد

منت

جے توں نہ ملیں تاں
تند دیاں تندوں جوڑن سانگے
گنجو شاہ دی دستی وںج تے
پولے دم کراواں
جیکر مل پوویں تاں
بابے خان دے میلے اتے
گور تلے بہہ تے
چیم دے ڈیوے بالاں
تے ہک وار قبلہ عالم وںج تے
سیس نوڈاں
کیس دے ہتھ نہ آواں

اے	رات	دی	پل
اے	ڈینہہ	دا	پل
تے	تن		سکھے
اے	مینہ	دا	سک
بھونئیں	اچ		دل
اے	شینہہ		سامنے
اے	رات		چھتی
اے	ڈینہہ		کھا
اے	رات		بکھی
اے	ڈینہہ		کالا
دے	گھر		سامنے
اے	مینہ		وسدا
چدھاروں			چار
اے	شینہہ		ڈسدا
اے	رات		کینجی
اے	ڈینہہ		کینجھا

سو نہیں کھل

صاحبزادہ

کچھ کیتیاں کچھ سُٹیاں ہوئیاں
 کچھ دھوڑیاں کچھ پٹیاں ہوئیاں
 کچھ جموڑیاں کچھ جھنڈیاں ہوئیاں
 کچھ پیٹھیاں کچھ دھنڈیاں ہوئیاں
 اُن پٹیاں کچھ پٹناں ہوئیاں
 کچھ لکھیں سادیاں وٹیاں ہوئیاں
 پل وچ سبھ اُن سو نہیاں تھیں
 سو نہیں کھل دے اگوں،

جادوچ اڈدی ہوئی ہیک نظم

حسن عباسی

سرتے بلدے بجھ دی دھپ ہن
 کیہ تیں جسم سڑیسی
 دکھن دی تتی ہوا دے جھولے کیہ تیں ریت اڈ-سن
 ساڈے چرے ٹباں دے وچ کیہ تیں پورے ر حسن
 کیہ تیں ساڈی اکھیاں دے سب خواب اوھورے ر ہن
 کراں تے بیٹھی سی گھگھکیو
 تساں ڈسو

بیچ اساڈی خواہشاں دا ہن
 کیڑھے ڈینہ ونج وہی
 ساڈے سکے ٹوبھاں اتے
 بارش کڈن آئی۔

Saraiki

is the language of one fifth of the total (114 million) population of Pakistan. Its home, the Indus Valley, is situated in the central part of Pakistan. This regional language is, therefore, unique in the sense that it is spoken and understood in all the provinces of the country. So it rightly claims to serve as a bridge for mutual understanding and harmony in national affairs, tastes and interests

By promoting "Saraiki". Saraiki Adbi Majlis is, therefore, contributing with the aim of national glory, and we are proud of it.

New era of activity has set in with the advent of M A Saraiki course of studies at Islamia University, Bahawalpur (Sep. 1989) and transmission of "Rut Rangilari", a Saraiki programme from Lahore T.V. Station (April 1990)

We are yet trailing 30 years behind other regional languages such as Sindhi, Punjabi, Pushto and Baluchi.

News Bulletin in Saraiki on T.V. Screen is the just demand coming from majority and reputed sources should very kindly be granted as a right.

حکومت پنجاب کنوئیں کا بجیس کے لائبریری کے قیام کے منظور تھیں ہوئے

کتابیں دی تندیر

کتاب و اناں	قیمت فی جلد	کتاب و اناں	قیمت فی جلد
۱۱۵۔ توہ نزاری	۳۰۔۔	۱۱۵۔ لغات فریدی	۴۰۰۔۔
۱۱۶۔ کوڑا خواب	۱۵۔۔	۱۱۶۔ سرائیکی اردو و کشتی	۲۵۔۔
۱۱۷۔ سوہنے دا خلق	۳۰۔۔	۱۱۷۔ سرائیکی اردو و پل چال	۳۰۔۔
۱۱۸۔ خیابانِ خرم	۴۰۔۔	۱۱۸۔ سرائیکی قواعد تے زبان دانی	۴۵۔۔
۱۱۹۔ قفہ تے پتر قفہ	۳۰۔۔	۱۱۹۔ سرائیکی اور اسکی نشر	۵۰۔۔
۱۲۰۔ رسول کریم دے معجزے	۵۰۔۔	۱۲۰۔ سرائیکی زبان تے ادب	۵۰۔۔
۱۲۱۔ دلہار	۴۰۔۔	۱۲۱۔ سرائیکی شاعری دا وزن تے قوافی	۲۰۔۔
۱۲۲۔ بہاولپور دی تاریخ تے ثقافت	۵۰۔۔	۱۲۲۔ سرائیکی سمل	۱۵۔۔
۱۲۳۔ تازو۔ ناول	۵۰۔۔	۱۲۳۔ سرائیکی مطالعے دے سوسال	۵۰۔۔
۱۲۴۔ تنواراں	۴۰۔۔	۱۲۴۔ فردوسِ شمع گالی	۵۰۔۔
۱۲۵۔ سنبھ صباہیں	۵۰۔۔	۱۲۵۔ خواباں و پرچ خیال	۲۰۔۔
۱۲۶۔ اجرک	۴۰۔۔	۱۲۶۔ کچھال دی سچ بھلاندی	۲۰۔۔
۱۲۷۔ ترکہ	۴۰۔۔	۱۲۷۔ رستم تے سہراب	۱۵۔۔
۱۲۸۔ سخن فرید دا	۵۰۔۔	۱۲۸۔ ککالیاں	۱۵۔۔
۱۲۹۔ جہلاب	۴۰۔۔		
۱۳۰۔ سباجھ	۴۰۔۔		
۱۳۱۔ سوجان خشبو لفظ غلاب	۱۰۰۔۔		

جھوک سرائیکی • سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور



زمیندار بھرانواں کوں منت

پاکستانی کیاہ داشمار دنیا دیاں
اعلیٰ قسماں دیاں کیاہواں وچ تھیندے
مہربانی فرماتے اینکوں سانگی توں بغیر چڑو۔

محمد اجمل ملک مینجنگ پارٹنر

دنیا پور کاٹن جہرز دنیا پور
دنیا پور آکل ملز دنیا پور
مقبول فلور ملز بہاول پور
خواجہ فلور ملز دنیا پور